نمبر ۵ | مورخہ ۱۶ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء | یوم شنبہ | مطابق ۸ر صفر سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور بخیر و عافیت ہیں۔ موسم گرم ہونے کی وجہ سے حضور کی صحت کچھ زیادہ ترقی نہیں کر رہی۔ تاہم پہلے سے اچھی ہے۔ الحمدللہ ٭

جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب ناظر اعلیٰ ۱۰ر جولائی شملہ سے اور جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال رخصت سے واپس تشریف لائے۔

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جالندہری بد دہلی بھیجے گئے غالباً غیر احمدیوں سے مباحثہ ہوگا۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد گلہ گھاراں (سیالکوٹ) گئے۔ مولوی یار محمد صاحب شیخوپورہ کا دورہ کر کے واپس قادیان آئے ٭

محلہ دارالفضل میں تعمیر مسجد کے لئے کنوئیں کی کھدائی شروع کی گئی ہے۔ ۱۲ر جولائی بعد نماز عصر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے اس کا آغاز کیا۔ اور ایک کثیر مجمع کے ساتھ دعا فرمائی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی ٭

کمپالہ (افریقہ) میں ۲ر جون کا جلسہ

۲ر جون سنہ ۱۹۲۹ء گونڈلیکر برادرس سینما ہال میں زیر صدارت مسٹر جیوراج مہر علی صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر ہوئے۔ مسلمانوں میں سے ہر ایک طبقے کے لوگوں نے حصہ لیا۔ جلسہ سے قبل یہاں کے مقامی اخبار اور اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اور سینما ہال میں جتنی جگہ مہیا کی گئی تھی۔ وہ سب بھر گئی۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ اور اس لحاظ سے یہ یہاں کا پہلا جلسہ ہے۔ جس میں مسلمان عورتیں شامل ہوئیں۔ جلسہ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ لوگوں پر اس کا بہت اچھا اثر تھا۔ بعض لوگوں نے کہا۔ ایسے جلسے سال کے بعد نہیں۔ بلکہ سال میں کئی دفعہ ہونے چاہئیں۔ ممدر نے اپنے آخری ریمارکس میں کہا:-

احمدیہ جماعت اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے۔ اس کی مثال اس زمانہ میں نہیں ملتی۔ جہاں کہیں بھی اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ پڑا ہے۔ وہاں اس جماعت نے ہی میدان میں نکل کر دشمن کو ہزیمت دی ہے۔ اور یہ مبارک تحریک جس کی وجہ سے آج ہم یہاں جمع ہو کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مبارک حالات سن رہے ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں کی طرف سے ہی ہے۔ یہ تحریک بہت ہی مفید اور مبارک ہے ٭

ہم گونڈلیکر برادرس کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے باوجود ہندو ہونے کے اپنا ہال ہمیں لیکچر کے لئے دیا۔ اور اس میں نشستوں کی ترتیب میں ہماری بہت مدد کی۔ اور خود بھی جلسہ میں شریک ہوئے

نصر اللہ خان ملک از کمپالہ (افریقہ)

تعزیت کے پیغام

حسب ذیل اصحاب نے اپنی جماعتوں کی طرف سے جناب قاضی ظفر روشن علی صاحب کی وفات کے متعلق تعزیت کے مزید پیغام بھیجے ہیں (۱) سید محمد حسین صاحب ٹوگیرہ (۲) الحاج سید محمد لطیف صاحب رنگون (۳) سیکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب (۴) محمد نواز خان

اخبار احمدیہ

پتہ مطلوب ہے

کچھ عرصہ سے رسول بخش صاحب اوورسیر کیمبلپور سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور خطوط آ رہے ہیں لیکن انہیں سے ایک پر بھی ان کا پتہ سوائے ان کے نام کے نہیں ہے۔ ہذا اس اعلان کے ذریعہ انہیں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ پتہ نہ ہونے کی وجہ سے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا + خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

داخلہ میڈیکل سکول آگرہ

جملہ احمدی دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام درخواستیں برائے داخلہ میڈیکل سکول آگرہ بنام پرنسپل میڈیکل سکول آگرہ ۲۰ جولائی سے پہلے آنی چاہئیں۔ یہاں ایسے طلباء بھی داخل کر لئے جاتے ہیں جنہوں نے انٹرنس کے امتحان میں کم نمبر حاصل کئے ہوں بشرطیکہ انکی صحت اچھی ہو چنانچہ میرے صرف ۲۷۳ نمبر تھے اور مجھے داخل کر لیا گیا تھا۔ اگر کوئی دوست اپنے کسی رشتہ دار کی ملٹری خدمات کا سرٹیفکیٹ لے آئے تو اس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور انشاء اللہ بندہ بھی احمدی دوستوں کے داخلے کے لئے کوشش کرے گا۔ تاریخ داخلہ ۱۲ جولائی ہے۔ والسلام

خاکسار نذیر احمد احمدی آئی۔ ایم۔ ڈی۔ ڈیمانسٹریٹر آف پیتھالاجی میڈیکل سکول آگرہ

اعلان نکاح

ممتاز بیگم بنت مرزا عمر بیگ صاحب ساکن قادیان۔ بعمر ۱۷ سالہ کا نکاح مرزا محمد صادق صاحب ولد مرزا حسین بیگ صاحب احمدی ساکن کھدریالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۲۹ء مسجد مبارک میں مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ ناظر امور عامہ

(۲) مسماۃ آمنہ ممتاز بیگم دختر ڈاکٹر غلام محمد عرف احمد خاں موضع شیخوپورہ ضلع گجرات کا نکاح نصر اللہ خاں ولد ڈاکٹر عبداللہ خاں مرحوم شیخوپورہ سے بعوض مہر مبلغ دو ہزار روپیہ و ۳۷ تولہ زیور طلائی میاں میراں بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے پڑھا۔ غلام محمد سکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ

(۳) ۳ جون ۱۹۲۹ء میرے لڑکے حیات محمد کا نکاح بہمراہ سردار بی بی دختر سلطان بخش قوم جٹ ساکن انگووال بعوض مہر دو سو روپیہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ عبداللہ از دنگوال

(۴) مورخہ ۱۴ جون ۱۹۲۹ء میرے چھوٹے بھائی مسمی محمد اسمٰعیل ریلوے گارڈ ممباسہ افریقہ کا نکاح مسماۃ فاطمہ بی بی بنت میاں عبداللہ صاحب ساکن سیکھواں سے بعوض مبلغ چھ سو روپیہ مہر مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار محمد جمیل احمدی کلرک افریقہ حال ننگل باغباناں

(۵) ۱۴ اپریل ۱۹۲۹ء عبدالرحمٰن ولد مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کا نکاح غلام فاطمہ بنت ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ساکن بجوالہ ضلع لودھیانہ کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر پر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نے پڑھا۔ احباب دعائے برکت کریں +

خاکسار عبدالرحمٰن از تلونڈی جھنگلاں

(۶) میری لڑکی سکینہ بی بی کی شادی فضل احمد برادر منظور احمد سلانوالی کے ساتھ کی گئی ہے اور منظور احمد نے جو اس کا مکان قادیان میں ہے اس کا نصف حصہ حق مہر میں بیع کر دیا ہے۔ بدر الدین چک ۹۷ جنوبی

ولادت

۶ جون ۱۹۲۹ء خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام عبدالحمید رکھا۔ اور خاکسار نے حضور کے سامنے اپنا اور اپنی بیوی کا اقرار پیش کیا کہ یہ بچہ ہم دین کی خدمت کیلئے وقف کرتے ہیں۔ احباب مولود کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر احمدی لگیج انسپکٹر راولپنڈی

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں ۱/۲ جنوری ۱۹۲۹ء کی درمیانی شب فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام نصر اللہ رکھا گیا ہے بندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اسکی زندگی وقف کر دی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو دراز عمر اور سعادت دارین عطا فرماوے۔

احقر فضل الدین احمدی بنگہ

(۳) اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اپریل ۱۹۲۹ء خاکسار کے ہاں فرزند عنایت فرمایا ہے حضرت اقدس نے عثمان خان نام تجویز فرمایا۔ احمدی احباب مولود کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خادم دین صاحب اقبال بنائے۔ خاکسار شادی خان احمدی گناچور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر

(۴) احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے کہ ۲۷ جون ۱۹۲۹ء خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اکیسواں فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس لڑکے کو مع اس کے تمام بھائیوں کے نیک صالح عالم دین متقی اور عالم باعمل دین کا سچا خادم بنائے۔ عاجز حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ لاہور

(۵) چونکہ میرے بھانجے مسمی محمد میراں صاحب احمدی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے اسکی خوشی میں میں ایک سال کے لئے اخبار الفضل صاحب محمود کے نام جاری کراتا ہوں۔ احباب مولود کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد میاں احمدی قصبہ ادھوکر

دعائے مغفرت

عاجز کا چھوٹا بچہ عزیز نسیم الدین احمد جسکی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی تھی کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۳ سال ۱/۲ ۴ ماہ کی عمر میں ۲۲ جون ۱۹۲۹ء فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔

خاکسار شیخ رفیع الدین احمد سب انسپکٹر پولیس کراچی

(۲) ہمشیرہ محترمہ حمیدہ بیگم بنت ڈاکٹر نور بخش صاحب۔ اہلیہ خان بہادر ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب آف دار جیلنگ ۲ مئی ۱۹۲۹ء صرف چند گھنٹے بیمار رہ کر ۲۴ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے دو چھوٹی چھوٹی بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرماویں

خاکسار چودھری عبدالحمید

(۳) میری لڑکی سکینہ بیگم عمر ۱۸ سال ایک سال کی لمبی علالت کے بعد مورخہ ۵ مئی ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ سے جا ملی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ حکیم محمد بخش امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

(۴) میرا لڑکا عبدالحمید فوت ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرا یہ ایک ہی لڑکا تھا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

خاکسار محمد صدیق چک ۳۱۲ لائل پور

(۵) میری لڑکی ۱۳ ذوالحجہ کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون برادران جماعت مغفرت کی دعا فرماویں۔ اور اسکی والدہ کی صحت کے لئے بھی۔

عاجز محمد یریل احمدی از کمال ڈیرہ

(۶) میری والدہ صاحبہ کا انتقال ۶/۲۹ کو لودھیانہ میں ہوا تھا۔ مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں متوفیہ نے باوجود ناخواندہ ہونے کے اپنے نام ریویو اور الفضل بدستور جاری رکھا۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ جنت بی بی لودھیانہ

(۷) میری اہلیہ لمبا عرصہ بیمار رہ کر اس جہان فانی سے رحلت کر گئی ہے مرحومہ نے وفات سے تھوڑی دیر پہلے کہا۔ میرا جنازہ احمدی بھائی پڑھیں اور یہ بھی کہا کہ مغفرت کی دعا کیلئے بھی احمدی بھائیوں سے التماس کیا جاوے۔ اس لئے گذارش ہے کہ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔

محمد نواز سکرٹری جماعت احمدیہ چکوال

شکریہ احباب

اس وقت تک حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی تعزیت کے لئے میرے پاس بیشمار دوستوں کے خطوط پہنچے ہیں جن کا الگ الگ شکریہ ادا کرنے سے میں قاصر ہوں لہذا بذریعہ اخبار سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مولوی غلام احمد صاحب اختر نے اوچ ریاست بہاولپور سے ایک قطعہ تاریخ وفات ارسال فرمایا ہے جو یہ ہے:-

قاری علامہ حافظ مولوی روشن علی
زاتباع احمد از مرآت او روشن علی
ابلغ البلغاء استظہار دیں کامل ولی
آنکہ اسرار خفیہ بود بروے منجلی
۱۹۲۹ء
رحمت غفار تاریخ وفات اختر بگفت
۱۳۴۸ھ
قاری علامہ قابل مولوی روشن علی

ابو عبیداللہ حافظ غلام رسول مبلغ احمدی از وزیر آباد

جواب مباہلہ

سلسلہ کے اندرونی اور بیرونی بدخصال دشمنوں نے اور ان کے امدادی مستریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو پروپیگنڈا ایک عرصہ سے شروع کر رکھا ہے اسکے جواب میں انجمن انصار خلافت نے قلم اٹھایا ہے اور برادر مکرم مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے "جواب مباہلہ" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں متانت اور سنجیدگی کے ساتھ دلائل کے حربہ سے باطل مخالفین کی افتراء پردازیوں کی قلعی کھولی ہے رسالہ زیر نظر نہایت مدلل اور مستحق ہے کہ اس کی اشاعت میں احباب کو پوری کوشش اور سعی سے کام لینا چاہیئے۔ قیمت اخراجات کے مطابق ہی بہت کم رکھی گئی ہے۔ الفضل کے سائز کے ۱۶ صفحہ رسالہ کا حجم ہے اور فی سینکڑہ چار روپے قیمت ہے ہر ایک جماعت کو اپنی تعداد کا اندازہ کر کے منگوانا چاہیئے اور لوگوں میں تقسیم کرنی چاہئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

جلد ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء | نمبر ۵

جسمانی صحت کے قیام و استحکام کیلئے انتظام کی ضرورت

بڑھنے اور ترقی کرنے والی قوم کے لئے اگرچہ کئی ایک امور کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تندرستی اور جسمانی صحت سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کسی قابلیت کسی خوبی کسی جوش کسی ولولہ کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شخص خواہ کتنا بڑا عالم ہو۔ کتنا ہی خوش گفتار مقرر ہو۔ کیسا ہی خوش بیان لیکچرار ہو۔ لیکن اگر اسکی صحت اچھی نہیں۔ وہ اپنی زندگی سے بیزار رہتا ہے۔ تو اس سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے اور وہ دنیا میں کس طرح شہرت اور ناموری حاصل کر سکتا ہے ؂

اسی طرح اگر کوئی شخص کتنا ہی غیور اور غیرتمند ہو۔ لیکن صحت سے جواب دے چکی ہو۔ کمزوری اور بے کسی اس پر مسلط ہو چکی ہو تو وہ دشمن کے مقابلہ میں کیونکر غیرت و حمیت کا اظہار کر سکتا۔ اور کیونکر اس کا منہ بند کر سکتا ہے یہی نہیں۔ بلکہ اگر کوئی بدفطرت اور بدخصلت انسان (اور ایسے لوگوں کی دنیا میں کمی نہیں) اسکی عزت و آبرو پر حملہ کرتا یا اسکے مال و جان پر دست درازی کرتا ہے۔ اسکے خویش و اقارب کے خلاف زبان یا ہاتھ چلاتا ہے۔ تو وہ جسے اُٹھنے کی ہمت اور کھڑے ہونیکی طاقت نہیں۔ سوائے اسکے کہ لہو کے گھونٹ پیکر خموش ہو جائے۔ یا مار کھائے۔ اور کیا کر سکتا ہے ؂

یہ ذکر تو عام معاملات کا ہے۔ خالص مذہبی لحاظ سے بھی ایک مریض اور ناتوان۔ بیمار اور کمزور انسان قابل ذکر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھنے اور بزرگوں کی مجالس میں شریک ہونے تک کی جسے توفیق نصیب نہ ہو۔ وہ دین کی اور جو کچھ خدمت کر سکتا ہے ظاہر ہے ؂

غرض جسمانی صحت اور تندرستی ایسی ضروری چیز ہے جس کا انسان کے دینی اور دنیوی معاملات کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور ایک ایسی جماعت کے لئے جو ساری دنیا پر پھیل جانے اور ساری دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کا تہیہ کر کے اُٹھی ہو۔ اسکی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بارہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کو کئی رنگ میں اسکی اہمیت بتائی۔ مرکز میں ٹورنامنٹ مقرر فرمائے جنمیں چھوٹے بچوں سے لیکر بڑی عمر کے آدمیوں تک کو ورزشی کھیل کھیلنے کا موقعہ دیا گیا۔ پھر تقریروں کے ذریعہ ساری جماعت کو اس طرف متوجہ کیا گیا۔ اور اس سال تو خلافت کیطرف سے احمدیہ کانفرنس میں یہ معاملہ رکھا گیا۔ تاکہ باقاعدہ شکل اختیار کرلے۔ اور جلد سے جلد اس بارہ میں کارروائی شروع کی جائے ؂

کانفرنس میں یہ امر پیش ہونے پر جماعت احمدیہ کے تمام کے تمام نمائندگان نے بیک آواز نہ صرف اسکی اہمیت کا اعتراف کیا۔ بلکہ اس کے متعلق خاص دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا۔ اور جسمانی صحت بڑھانے اور اسے قائم رکھنے کے لئے جلد ضروری تجاویز عمل میں لانے پر زور دیا گیا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں احباب کے ذوق و شوق کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ وہاں نظارت امور عامہ کو اسکے لئے انتظام کرنیکا ارشاد فرمایا۔ بیشک مکمل اور ضروری انتظام کیلئے وقت چاہیئے اور ممکن ہے کانفرنس سے لیکر اب تک کا عرصہ اس انتظام کے لئے کافی نہ ہو۔ اور اس وجہ سے کوئی کارروائی نمایاں نہ ہوئی ہو۔ لیکن ابتدائی رنگ میں یہ کام ہر جگہ جاری ہو جانا چاہیئے ؂

دوسری اقوام اور خاصکر ہندو اسبارے میں خاص شغف سے کام لے رہے ہیں ہر جگہ اکھاڑے قائم کر کے باقاعدہ ورزش کرتے ہیں تلوار چلانا۔ اور دوسرے داؤ پیچ سیکھتے رہتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو قطعًا اس طرف توجہ نہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہوں۔ وہاں انہیں دوسرے مسلمانوں سے ملکر اور انہیں ورزش کرنیکی ضرورت اور اہمیت جتلا کر ورزشی کرتب سیکھنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور کم از کم کچھ نہ کچھ باقاعدہ ورزش ضرور شروع کر دینی چاہیئے کُشتی۔ کبڈی۔ اور دوسری دیسی کھیلیں اپنے اپنے رنگ میں بہت مفید اور دلچسپ ہیں۔ انکو رواج دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ جن اضلاع میں تلوار رکھنے کی آزادی ہے۔ وہاں ہر شخص کو تلوار خرید کر اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ بڑی عمر کے لوگ اگر چھڑی اور سونٹے کے طور پر تلوار رکھنے کی پابندی نہ کر سکیں تو چھوٹے بچوں اور نوجوانوں کو ابھی سے اس کا عادی بنانا چاہیئے اور انہیں تلوار چلانا سکھانا بھی چاہیئے ؂

غرض جسمانی صحت اور تندرستی کے متعلق خاص اہتمام سے کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے آپ کو تکلیف اور مشقت برداشت کرنے کا عادی بنانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف ہم اور ہماری اولادیں دنیوی میدان عمل میں کامیاب اور باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکینگی بلکہ دینی خدمت اور روحانی ترقی بھی بہت زیادہ کر سکینگی۔ آجکل مسلمان نوجوانوں اور طالب علموں کی صحتیں بہت گرتی چلی جا رہی ہیں ان کے چہروں پر تازگی اور شگفتگی نظر نہیں آتی۔ اس عمر میں جو کہ انکی جسمانی نشوونما کی عمر ہوتی ہے بیسیوں عوارض اور بیماریوں کی آماجگاہ بنے ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ باقاعدہ ورزش نہیں کرتے۔ صحت کو قائم رکھنے کے اصول نہیں جانتے۔ قوٰی کو مضبوط بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ ماں باپ اور سرپرستوں کی عدم توجہی کی وجہ سے ایسے عادات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو انکی صحت کے لئے سم قاتل ہوتے ہیں ؂

یہ آثار نہایت افسوسناک ہیں۔ خاصکر ہماری جماعت کے لئے جس کے سامنے بہت وسیع میدان عمل ہے جسے بہت کٹھن رستوں پر سے گذرنا ہے اور جسے پہاڑوں اور سمندروں کو طے کر کے دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچنا ہے۔ پس ہمیں اپنی اور اپنے بچوں اور نوجوانوں کی تندرستی کے قیام اور اسکے نشوونما کے لئے پوری سعی اور کوشش کرنی چاہیئے اور اسے زندگی کے پروگرام کا ایک ضروری حصہ سمجھنا چاہیئے

حالات زمانہ اور ضروریات پیش آمدہ کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم اپنی مستورات کی تربیت بھی اس رنگ میں کریں کہ ان میں حوصلہ اور جرأت پیدا ہو۔ ضرورت کے وقت وہ مردانہ وار مشکلات برداشت کر سکیں۔ اور وقت پڑے اپنی حفاظت کے لئے تیار ہو سکیں۔ اپنی اولاد میں بچپن سے ہی بہادری اور دلیری کے جذبات پیدا کر سکیں۔ لیکن جبکہ ابھی مردوں کو ہی سپاہیانہ فنون سکھانے کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے تو خواتین کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔ مگر اب اسبارے میں قطعًا غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسری اقوام اس پہلو سے بھی بہت کچھ ترقی کر چکی ہیں۔ اگر ہم نے ابھی سے توجہ نہ کی۔ تو اتنے پیچھے رہ جائینگے۔ کہ پھر کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو سنبھال نہ سکینگے ؂

خواتین کی تعلیم کا بہترین انتظام

خواتین کی تعلیم ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جسکی اہمیت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مسلمان نہ صرف اس طرف سے بالکل غافل اور لاپرواہ ہیں۔ بلکہ اکثر لوگ اسکے سخت مخالف ہیں اور نہیں چاہتے۔ کہ خواتین مروجہ علوم سے واقف ہوں۔ اس غلطی کا احساس ان لوگوں کو اس وقت اچھی طرح ہو گا۔ جب دیگر اقوام کے مردوں کیطرح انکی خواتین بھی تعلیمی ترقی میں بہت آگے نکل چکی ہونگی اور پھر انکی گرد تک پہنچنا بھی مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہو جائیگا ؂

جماعت احمدیہ باوجود قلیل اور غریب ہونیکے مذہبی میدان میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دے رہی ہے۔ ان کا اعتراف نہ صرف دوستوں کو بلکہ اشد ترین دشمنوں کو بھی ہے لیکن باوجود دین کی خدمت میں اسقدر مصروفیت اور انہماک کے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ خواتین کی اعلےٰ تعلیم کے انتظامات کیطرف خاص توجہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ حضور نے اعلےٰ تعلیم یافتہ استانیوں کے سوال کو حل کرنے کے لئے کہ یہی بنیادی چیز ہے۔ مرکز سلسلہ میں خواتین کی تعلیم کیلئے سکول جاری فرما کر اسے اسقدر اہمیت بخشی ہے کہ اپنے ایک حرم اور اپنے خاندان کی دوسری محترم خواتین کو بھی اسمیں داخل کیا ہوا ہے ؂

اس سکول نے حضور کی ہدایات کے ماتحت تھوڑے سے عرصہ میں جس قدر ترقی کی۔ اور معزز و محترم خواتین نے باوجود اپنے گھروں کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے جس شوق اور محنت سے تعلیم حاصل کی۔ اس کا تازہ ثبوت وہ نتیجہ ہے۔ جو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان "مولوی" کا نکلا ہے۔ اور اس سکول کی سات خواتین نے نہایت قابل تعریف طور پر اس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ پھر اسی سکول کی ایک خاتون سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سارے پنجاب میں اول رہی ہیں۔ اور تیسرے درجہ پر سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پاس ہوئی ہیں۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ خواتین باوجود کئی قسم کی مشکلات اور ذمہ داریوں کے دماغی لحاظ سے مردوں سے کم نہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ جانے کی بھی قابلیت رکھتی ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خواتین کی تعلیم کا جو انتظام فرمایا ہے۔ وہ کس قدر اعلیٰ اور کتنا بہترین ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین حصول تعلیم کے لئے کس قدر محنت اور سعی فرما رہی ہیں ۞

ہم ایک بار پھر ان معزز خواتین کی ہمت اور سعی پر مبارکباد کے پھول برساتے ہوئے اپنی دلی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدائے قادر سے دست بدعا ہیں۔ کہ انہیں صحت و عافیت سے رکھے۔ اور ان کی محنتوں کے بہتر سے بہتر نتائج مرتب فرمائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے احسانات بیکراں کے متعلق کچھ عرض کرنا تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے تاہم خواتین کی تعلیم اور اس طبقہ کی ترقی اور بہتری کے لئے حضور جس قدر کوشش فرما رہے ہیں۔ اس کا خیال آتے ہی جسم کا ذرہ ذرہ شکرگذاری کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ حضور کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ۞

ہم خواتین سکول کے اساتذہ کی خدمت میں بھی اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے۔ اور انہیں ساری جماعت کے دلی شکریہ کے مستحق سمجھتے ہیں۔

رسول کریم کے یوم ولادت پر جلسے

ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ اب کے مسلمانان ہند میں تحریک کی گئی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کے دن عام جلسے منعقد کرکے آنحضرت کے صفات حسنہ اور بے نظیر خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور ان جلسوں میں غیر مسلم اصحاب کو بھی شرکت اور تقریریں کرنے کی دعوت دی جائے یہ اسی تحریک کا اثر ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق لیکچر دینے کے لئے [illegible] اور جس کے نتیجہ میں گذشتہ سال [illegible] میں ہندوستان کے طول و عرض میں شاندار جلسے منعقد ہوئے۔ چونکہ اس تحریک کو جس قدر زیادہ سرگرمی سے چلایا جائے۔ اسی قدر زیادہ مفید نتائج مترتب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم مجوزہ جلسوں کی کامیابی کے دل سے خواہشمند ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ مسلمان میلاد النبی کے جلسوں کے متعلق اپنی پہلی روش کو بدلکر مفید رنگ میں اب کے جلسے منعقد کریں گے ۞

شدت پردہ کا خطرناک نتیجہ

محکمہ حفظان صحت یو۔پی کے نائب افسر نے لکھنؤ کے دو محلوں کی صحت عامہ کا حال معلوم کیا۔ ان کا بیان ہے۔ لکھنؤ کے مریضان تپ دق میں اکثریت یعنی ۷۵ فی صدی ان عورتوں کی ہے۔ جو پردہ میں رہتی ہیں۔

اس بیان میں کسی قسم کا شک و شبہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں نے صحیح تعلیم اسلام یعنی میانہ روی کو ترک کرکے ہر کام میں افراط و تفریط سے کام لینا شروع کردیا ہے۔ اسلامی پردہ کا یہ منشا ہرگز نہیں۔ کہ عورتوں کو سنگین مجرموں کی طرح مقید کردیا جائے۔ اور باہر کی ہوا بھی نہ لگنے دی جائے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمان منشائے اسلام کے عین مطابق پردہ کے پابند نہیں تھے۔ لیکن تاریخی اوراق کا مطالعہ فرمایئے۔

انہی پردہ دار مستورات کی جرأت و بسالت اور شجاعت و بہادری کے ایسے ایسے مظاہرات نظر آئیں گے۔ کہ جن کی نظیر موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے نامور شجاع بھی پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ پس پردہ دار خواتین کی موجودہ کمزوری صحت اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں نے پردہ کا صحیح مفہوم فراموش کرکے ایسا راستہ اختیار کرلیا ہے۔ جو عورتوں کو کھلی اور صاف ہوا جیسی نعمت سے بھی محروم کردیتا ہے۔ مسلمانوں کی تمدنی خرابیوں کو دور کرنے اور معاشرتی اصلاح کے لئے کام کرنے والوں کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ قوموں کی ترقی کا بہت کچھ مدار اس کی خواتین کی صحت و تندرستی پر ہوتا ہے ۞

یورپ کی معاشرتی زندگی

جس طرح مسلمانوں نے پردہ کے بارہ میں نہایت شدت کی راہ اختیار کی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ نئی پود کمزور ہوتی چلی جارہی ہے اسی طرح یورپ نے پردہ کی حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے اسے بالکل ترک کردیا۔ اور عورت وہاں بالکل مادر پدر آزاد نظر آنے لگی اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ان کی معاشرتی زندگی نہایت تلخ ہو رہی ہے۔ اور یورپ متاہل زندگی کی خوشیوں سے روز بروز دور ہوتا چلا جارہا ہے

اس حالت کی نزاکت کا پتہ اس تازہ واقعہ سے مل سکتا ہے۔ جو انگریزی اخبارات کے ذریعہ ہم تک پہونچا ہے۔ ایک نکاح کی رسم جب گرجا میں ادا ہوئی۔ اور میاں بیوی باہر نکلے۔ تو دونوں میں ابھی [illegible] گذر [illegible] کے لئے تعیین مقام پر اختلاف رائے ہوگیا۔ یعنی خاوند ایک مقام تجویز کرتا۔ تو بیوی کوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابھی بہت لوگ جو رسم نکاح کے لئے جمع ہوئے تھے۔ گرجا میں ہی موجود تھے۔ کہ دونوں میں طلاق کے ذریعہ علیحدگی بھی ہوگئی۔ یعنی شادی کے پندرہ بیس منٹ بعد وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے۔ ایسے امور کا بنظر غائر مطالعہ کرنے والا بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ ان کا باعث عورتوں کی بیجا آزادی اور مرد و عورت کو اس مقام سے ہٹا دینا ہے۔ جو اسلام نے دونوں کے لئے تجویز کیا ہے ۞

مذہبی پیشواؤں کی توہین

سردار بھگت سنگھ اور دت نے جو اسمبلی میں بم پھینکنے کے جرم میں سزایاب ہو چکے ہیں۔ آج کل جیل کے افسوسناک سلوک پر بطور احتجاج بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے ۳۰ جون لاہور میں کانگریس کمیٹی نے ایک جلسہ کیا جس میں تقریر کرتے ہوئے پاربتی دیوی صاحبہ نے کہا

"کلجگ کے رام اور کرشن کے اوتاروں کے ساتھ ہمدردی کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں۔ ...... اے خانقاہوں اور دیوی دیوتاؤں کو پوجنے والو۔ اگر پوجا ہی [illegible] تو ان زندہ دیوتاؤں کی پوجا کرو"

(ملاپ ۲ جولائی)

بھگت سنگھ اور دت کی شخصیت اور ان کے فعل پر تبصرہ کا یہاں موقع نہیں۔ لیکن اگر یہ امر تسلیم بھی کرلیا جائے۔ کہ انہوں نے جذبۂ حب الوطنی کے ماتحت ایک مستحسن فعل کیا۔ تو بھی انہیں حضرت رام اور کرشن ایسے جلیل القدر بزرگوں کا اوتار بتانا ایک افسوسناک جرأت ہے۔ اگر ایسے الفاظ کسی مسلمان مقرر یا مصنف کی زبان یا قلم سے نکل جاتے تو آریہ اخبارات شور سے آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ لیکن پاربتی دیوی صاحبہ کے منہ سے سنکر انہیں کچھ محسوس ہی نہیں ہوا۔ ہم چونکہ حضرت رام اور کرشن کو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی حق ہے۔ کہ ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کے خلاف آواز اٹھائیں۔

ہندوؤں کی قوم پرستی کا مظاہرہ

برٹش پارلیمنٹ پر لیبر پارٹی کے تسلط سے جب مسلمانوں کو نقصان پہونچنے کا احتمال پیدا ہوا۔ اور انگلستان میں ایک وفد بھیجنے کی تحریک ہوئی۔ تو ہندو اخبارات اور لیڈروں نے اس پر بہت لے دے کی۔ اور اسے جذبۂ حب الوطنی کے منافی قرار دیا۔ لیکن سر حبیب اللہ کے ہائی کمشنر بنائے جانے اور ان کی جگہ میر فضل حسین کے تقرر سے پنجاب گورنمنٹ میں جو جگہ خالی ہوئی۔ اسے حاصل کرنے کے لئے ہندو اخبارات نے جو پروپیگنڈا کیا۔ اس کے ضمن میں پرتاپ (۱۰ جولائی) نے لکھا:۔

"اگر پنجاب میں ہندوؤں کی کوئی ذمہ دار جماعت ہو۔ تو وہ ان کے نام پر گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرے۔ اگر ضرورت ہو۔ تو گورنر کے پاس ایک ڈیپوٹیشن لے جائے"

اور اسی قسم کی ایک تحریک اخبار ٹریبیون میں بھی کی گئی ہے۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ اگر مسلمان اس قدر اہم معاملہ میں یعنی اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے جن پر ان کی زندگی و موت کے سوال کا دارومدار ہے۔ انگلستان وفد بھیجنے کی تحریک کریں۔ تو انہیں [illegible] جیسے حریت پرست اخبار کی بارگاہ سے بھی [illegible] کے القاب ملنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن اگر ہندو ایک ادنیٰ [illegible] کے لئے گورنر کے پاس وفد لے جانے کی تحریک کریں۔ تو ان کی قوم پرستی پر [illegible] کرنے کی کسی کو مجال نہیں ۞

سکھوں اور ہندوؤں کا اتحاد

باوجود ان اختلافات کے جو سکھوں اور ہندوؤں میں پائے جاتے ہیں بعض مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کے لئے وہ آپس میں متحد ہو رہے ہیں چنانچہ اخبار "لائل گزٹ" ۷ ر جولائی، لکھتا ہے

"ہمارا پولیٹیکل اتحاد اگر کسی قوم سے ہو سکتا ہے تو وہ ہندو ہی ہیں۔ جو پنجاب میں ہماری طرح ہی اقلیت میں ہیں"

ہندوؤں اور سکھوں کا اتحاد کوئی مشکل بات نہیں۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ مد مقابل مسلمانوں کو بنایا جا رہا ہو۔ لیکن سوال یہ ہے۔ اگر سکھ اور ہندو اپنے واجبی حقوق کی خاطر نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی اکثریت کو بیکار کرنے اور ان کے حقوق غصب کرنے کے لئے متحد ہو سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے متحد نہیں ہو سکتے

حیرت اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مسلمانوں نے ابھی تک حالات کی نزاکت کا اندازہ نہیں لگایا۔ اور نہ اتحاد کی ضرورت محسوس کی ہے حالانکہ نہایت درد اور اخلاص کے ساتھ انہیں توجہ دلائی جا چکی ہے

"ملاپ" کی معافی

"ملاپ" نے سکھوں کے کیسوں پر تمسخر اڑایا تھا۔ سکھوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ تو فوراً اسے "الفاظ واپس ایک بار نہیں ہزار بار" کے عنوان سے معافی نامہ لکھکر شائع کرنا پڑا۔ اچھا ہوا۔ "ملاپ" نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اور معافی مانگ لی۔ لیکن "ملاپ" کی عام روش کو دیکھتے ہوئے اسے شرافت اور انسانیت کا تقاضا نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ سکھوں کے جوش غضب کا نتیجہ سمجھا جائیگا۔ کیونکہ اگر "ملاپ" میں اتنی شرافت ہو۔ کہ کیسوں کا خلاف تہذیب ذکر کرنے پر وہ ندامت کا احساس رکھتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے خلاف بے حد دل آزار الفاظ استعمال کرنے پر اسے کچھ بھی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کمینہ فطرت انسان ڈنڈے کے آگے جھکتے ہیں۔ اور شریف اپنے ضمیر کی آواز پر چلتے ہیں:۔

ملک معظم کی تقریر

لیبر پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر نہرو رپورٹ کے حامیوں نے اپنے ہاں گھی کے چراغ جلائے۔ اور بڑی بڑی امیدیں قائم کی تھیں۔ حتی کہ کہا گیا تھا ملک معظم کی تقریر میں جو افتتاح پارلیمنٹ کے موقعہ پر ہوگی۔ ہندوستان کو نو آبادیوں کے طرز کی حکومت دینے کا اعلان کیا جائیگا۔ لیکن یہ دیکھکر سب امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ کہ شاہی تقریر میں ہندوستان کا ذکر تک نہیں آیا۔ اس کی خواہ کوئی وجہ ہو۔ لیکن یہ صاف بات ہے۔ کہ جبتک ہندو مسلمان خود ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ رکھنے ہوئے آپس میں سمجھوتہ نہ کرینگے اس وقت تک ان کے مطالبات بھی شرف قبولیت نہ حاصل کر سکیں گے کاش ہندو اپنی کثرت پر نازاں ہو کر اور اپنے روپیہ کے ذریعہ چند قوم فروش مسلمانوں کو ساتھ ملا کر مسلمانوں کے حقوق کی طرف سے اس قدر بے نیاز نہ ہوں جتنے اب ہیں۔ تا ہندوستان جلد ترقی کی طرف قدم اٹھا سکے:۔

اشارات

اسلام نے علماء کا کام لوگوں کی دینی اور دنیوی امور میں راہنمائی ان کے اخلاق و عادات کی اصلاح اور انہیں تہذیب و شرافت سکھانا قرار دیا ہے۔ لیکن آج کل کے علماء اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد شر من تحت ادیم السماء کے مصداق بنکر شریعت حقہ کی ردا اسی طرح اتار پھینک چکے ہیں۔ جس طرح سانپ کینچلی اتار کر الگ ہو جاتا ہے۔ لیکن اخلاقی طور پر بھی اس قدر گر چکے ہیں۔ کہ بازاری لوگوں اور ان میں سوائے اس کے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ کہ وہ لوگ جو کچھ بکتے ہیں۔ زبانی بکتے ہیں اس لئے ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ اور اس کا کوئی دیر پا نقش باقی نہیں رہتا لیکن "علماء کرام" اپنے علم و فضل کے صدقے اسے تحریر میں لاکر بقائے دوام کی عزت بخشدیتے ہیں:۔

ایک فرق اور بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ بازاری لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے یا شریعت کے احترام کے باعث اپنی بیہودہ گوئیوں میں کلام الہی کو شریک نہیں کرتے لیکن "علماء" اس بات کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی لغو سے لغو اور فضول سے فضول سوقیانہ فقرہ اپنے قلم سے نکالیں۔ اور اس کے ساتھ قرآن کریم کی کوئی آیت نہ جڑ دیں۔ انہیں اس بات کی پروا نہیں۔ کہ خدائے قادر و توانا کے کلام کی اس طرح ہتک ہوتی ہے۔ انہیں تو اپنی علمیت کی نمائش مطلوب ہے

اس امر کا تازہ ثبوت دیوبند کے اخبار "مہاجر" سے پیش کیا جاتا ہے۔ جسے بالفاظ خود "ہندوستان کے علمی حلقوں کا اولین ترجمان" ہونے کا دعویٰ ہے۔ "مہاجر" نے جہاں اپنے (۱۲ ر جون) کے پرچہ میں جدول کے اندر نمایاں طور پر "وہ کاٹا" کا عنوان درج کیا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ وما للظالمین من انصار بھی لکھا ہے۔ پتنگ بازوں کے اس دل پسند فقرہ کے نیچے قرآن کریم کی یہ مقدس آیت لکھ کر اس کی شان نزول یہ قرار دیگئی۔ کہ

"مستبدین اہتمام کا ترجمان اخبار الانصار بند ہو گیا"

اول تو ایسے موقعہ پر خوشی اور مسرت کا اظہار کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ لیکن اگر "الانصار" کے بند ہو جانے پر "مہاجر" کو اتنی خوشی ہوئی۔ کہ اس کے اظہار کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا تھا۔ تو کیا ضرور تھا۔ کہ پتنگ بازوں کی مشہور اصطلاح میں ہی اس کا اظہار کیا جاتا۔ اور سینکڑوں الفاظ استعمال کئے جا سکتے تھے۔ لیکن اہم ہندوستان کے علمی حلقوں کے "اولین ترجمان" نے یہ اصطلاح ایسی مقدس اور متبرک سمجھی۔ کہ قرآن کریم کی آیت کو بھی اس کے نیچے لکھا۔ اور اس سے دوسرے درجہ پر قرار دیا:۔

خواہ یہ لوگ اپنی علمیت کے کتنے بڑے دعوے کریں۔ اپنے آپ کو اسلام کے واحد اجارہ دار قرار دیں۔ اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھانے کے مدعی بنیں۔ حقیقت یہ ہے۔ ان کا ہر فعل اور ہر عمل "پتنگ بازی" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اخبار نویسی بھی ان کے نزدیک "پتنگ بازی" ہی ہے۔ پس جب مقابل کا ایک "پتنگ" کٹ گیا۔ تو ضروری تھا۔ کہ دوسرا پتنگ باز بے اختیار ہو کر کہہ اٹھتا "وہ کاٹا"

اس لحاظ سے تو ہم "مہاجر" کو "وہ کاٹا" کہنے پر نہ صرف معذور سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کا حقدار قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ جبہ پوش پتنگ بازوں کا "مقدس طائفہ" قرآن کریم کی کسی آیت کی اس طرح تحقیر کرے۔ یہ امر پتنگ بازوں کی روایات کے بھی خلاف ہے۔ کیا کبھی ان میں سے بھی کسی نے "وہ کاٹا" کے ساتھ کوئی آیت استعمال کی۔ اگر نہیں۔ تو "دیوبندی علما" کو "پتنگ بازی کی شریعت" میں اس "بدعت" کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے:۔

کابل خود تو شامت اعمال سے تباہ و برباد ہو ہی رہا ہے لیکن دنیا کو بھی اس نے عجیب حیرانی اور پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اول تو جو خبریں آتی ہیں۔ وہ اس قدر متضاد اور ایک دوسری کے خلاف ہوتی ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کسے درست سمجھا جائے اور کسے نادرست۔ دوسرے اس بہانہ کئی بے سروپا خبریں گھڑی جاتی ہیں۔ کہ سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ تیسرے اخبارات ان واہی تباہی خبروں کی اشاعت کے وقت جو گل کھلاتے ہیں۔ ان سے رہی سہی کسر پوری ہو جاتی ہے:۔

ایک صاحب ۳ جولائی کا اخبار "پرتاپ" ہاتھ میں لئے ہمارے پاس آئے۔ اور بڑے مضطربانہ انداز میں اس کے صفحہ ۳ کے ایک عنوان کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے۔ پڑھیئے یہ کیا لکھا ہے۔ لکھا تھا:۔

"احمدیوں اور خوانینوں میں لڑائی شروع ہو گئی"

یہ عنوان دیکھ کر معاً ہمارے ذہن میں خیال آیا۔ یہ اخبار نویسانہ حواس باختگی کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ تاہم زیر عنوان عبارت کا ایک ایک لفظ ہمہ تن شوق ہوکر پڑھا اور سارا مضمون ختم ہونے تک خون میں جوش اور جسم پر خاص قسم کی حرارت محسوس ہوتی رہی۔ نتیجہ آخر وہی نکلا۔ جو ہم نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا۔ اور ہمارا بھائی تو فرط جوش سے زیر عنوان عبارت پڑھ ہی نہ سکا تھا:۔

"پرتاپ" کے نزدیک یہ معمولی بات ہوگی۔ لیکن اسے کیا معلوم جس جس احمدی نے یہ عنوان دیکھا ہوگا۔ اس کے دل و دماغ میں کیا کیا خیالات گذرے ہوں گے

سیالکوٹ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی تقریر

(۲۰ جون جماعت احمدیہ کے زیر انتظام جو جلسہ ہوا اسمیں مولوی صاحب نے یہ تقریر فرمائی)

ثنا۔ تعوذ و تسمیہ کے بعد آپ نے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الخ کی آیۃ شریفہ پڑھ کر فرمایا:۔

ساری دُنیا کے لئے ایک اصل

حضرات پیشتر اس کے کہ میں اصل موضوع پر کچھ بیان کروں۔ یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جلسہ جس میں ہم مختلف فرقوں اور مختلف خیال کے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ یہ طریق کسی انسان نے تجویز کیا ہے۔ یا خود خدا تعالےٰ نے۔ خدا تعالےٰ نے تیسرے پارہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کہلایا ہے۔ اے اہل کتاب (اہل کتاب کا لفظ دو فرقوں پر بولا جاتا ہے۔ یہودی اور نصرانی پر۔ عرب کے لوگوں پر یہ لفظ نہیں بولا جاتا۔ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی۔) آؤ۔ ایک مشترکہ کلمہ پر آجائیں۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کو معبود نہ قرار دیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانیں۔ اور نہ اس کے سوائے آپس میں کسی دوسرے کو رب بنائیں۔

یہ تین باتیں خدا نے سکھائی ہیں۔ اول یہ کہ سب کا خدا ایک ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس خدا کا کوئی بھی شریک نہیں۔ تیسرے یہ کہ خدا کے مقابل کسی انسان یا کسی شے کی کوئی ہستی نہیں۔ سب اشیائ اس کی مخلوق ہیں۔ یہ قرآن نے اس بات کی بنیاد رکھی ہے۔ کہ ساری دنیا ایک اصول پر ہو۔

جلسہ میں شمولیت

میں یہ بھی بیان کردینا چاہتا ہوں۔ کہ میں بھی فرقوں کی تقسیم میں محدود ہوں۔ لیکن جب کہ مجھے قرآن کے لفظوں میں اس چیز کی طرف بلایا گیا۔ جو ہم میں مشترک تھی۔ اگر میں ایسی مشترک سٹیج پر نہ آؤں۔ تو دو طرح سے مجھ پر الزام لگ سکتا ہے۔ ایک میں خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا ٹھیرتا ہوں۔ دوسرے میرا تعلق اُس فرقے سے ہے۔ جو توحید کا علمبردار ہے۔ اگر توحید کے مسئلہ میں میں شامل نہیں ہو سکتا۔ تو ہمارا فائدہ کیا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میرے شامل ہونے سے بھی ٹھوکر لگ سکتی ہے۔ اور میرے شامل نہ ہونے سے بھی لگتی۔ میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ اس جلسہ کے لوگ مخالف بھی ہیں۔ میری جماعت سے نہیں۔ بلکہ احمدی جماعت سے ہیں۔

حسد کرنے کی بجائے کچھ کر کے دکھاؤ

میرے پاس پشاور۔ گجرات۔ قادیان وغیرہ مختلف مقامات سے پمفلٹ اور خطوط آئے ہیں۔ جو میری جیب میں بھی ہیں۔ جن میں اس جلسہ کی شمولیت سے روکا گیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کسی کی کامیابی پر حسد کرنا ٹھیک نہیں۔ اگر کسی جماعت کو کامیابی ہو رہی ہو۔ تو اس کے راستے میں روڑا اٹکانا درست نہیں۔ حسد جائز نہیں۔ مگر دو کاموں میں (۱) اللہ نے کسی کو علم دیا ہو۔ اور وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہو۔ اور دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔ (۲) اگر کسی کو خدا نے مال دیا ہو۔ جو خود اس کو بھی نفع دے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے نفع پہونچے۔ پس تم کوشش کرو۔ کہ خدا تم کو بھی اسی طرح کا علم اور مال دے۔ لیکن دوسروں کو گرا کر نہیں۔ اگر احمدی جماعت کامیاب ہو رہی ہے توحید کا علم پھیلاتے ہیں۔ تو تم توحید کے علم کو برباد مت کرو۔ تم بھی ویسی ہی کوشش کرو۔ اگر ایک شخص اس ملک میں اپنے مکان میں ہوا کے لئے مشرق کی طرف کھڑکی بناتا ہے تو دوسرے کو چاہئے۔ وہ بھی اگر ہوا چاہتا ہے۔ تو شمال کی طرف ایک کھڑکی بنالے۔ نہ یہ کہ اس کی مشرق کی طرف کی کھڑکی بند کردے۔

میں کسی کی ملامت کا خوف نہیں کرتا۔ میں اپنے خدا کا خوف کرتا ہوں۔ جس نے مجھے یہ ہدایت دی ہے۔ کہ تعالوا الی کلمۃ الخ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں یگانگت پائی جاتی ہے۔ حضور نے خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے متعلق دنیا پر عظیم الشان احسان کیا ہے۔ میں اس وقت مقابلہ مذاہب کا نہیں کرتا۔ لیکن یہ میرا فرض ہے۔ کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ہوا احسان ظاہر کردوں۔ اور بتا دوں۔ کہ رسول کریم کی بعثت سے پہلے تاریخی طور پر عرب کی کیا حالت تھی۔ اور حضور صلعم نے کس طرح اس کی کایا پلٹ دی۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب حسب منطوق آیۃ شریفہ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ رسول اکرم صلعم نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ میں توحید کے پیش کرنے کے لئے میں آیا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی خدا کے برگزیدہ اسے پیش کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ تو آپ کی طرف کسی بدعلہ کرنا منسوب نہیں ہوسکتا۔ جب رسول کریم بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں ہے پس تم میری ہی عبادت کرو۔ تو یہی کہا جائے گا۔ کہ رسولوں کی تعلیم کو لوگوں نے بھلا دیا۔ اور رسول کریم نے وہ تعلیم لوگوں کو یاد دلائی۔ اس لئے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔

بعثت رسول کریم سے پہلے دُنیا کی حالت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے نبیوں کی تعلیم بھول کر خدا کے متعلق یہ خیالات پیدا ہو گئے تھے۔

پہلا خیال

(۱) کثرت الٰہ۔ کہ معبود کئی ہیں۔ جیسے قبیلے قبیلے کا سردار الگ ہوتا ویسے خدا بھی الگ سمجھا جاتا۔ یہ کثرت کا خیال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری میں بھی تھا۔ قرآن کریم نے ان کا قول نقل کیا ہے۔ اجعل الالھۃ الٰھا واحدا (۲۳/۱۰) کہ محمد (صلعم) نے بہت معبودوں کا ایک معبود بنا دیا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی تردید کی۔ اور خدا کو رب العالمین کہا۔ حضرت موسےٰ کی کتاب میں بنی اسرائیل کا رب کہا گیا ہے۔ مگر قرآن بتلاتا ہے۔ کہ رب العالمین ہی کہا تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ سے فرعون سوال کرتا ہے۔ کہ رب العالمین کون ہے اور وہ جواب دیتے ہیں۔ وہ وہ ذات پاک ہے۔ جس نے ہر شئے کو ہست کیا۔ اور پھر اس کو ہدایت دی۔ میری غرض اس سے یہ ہے۔ کہ حضرت موسےٰ نے رب العالمین ہی کی تعلیم دی تھی۔ جسے بعد میں ان کی قوم نے بھلا دیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رب العالمین پیش کر کے پھر یاد دلادی گئی۔ یہی بات حضرت یوسف نے کہی۔ ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القھار۔ کیا بہت سارے رب بہتر ہیں۔ یا ایک واحد خدا۔ جو تمام پر غالب اور تابع ہے۔

دُوسرا خیال

دو معبودوں کے متعلق تھا۔ لا تتخذوا الٰھین اثنین۔ انما ھو الٰہ واحد۔ فایای فارھبون۔ یعنی خدا دو نہیں ہیں ایک ہی خدا ہے۔ اور اس سے ڈرنا چاہئے۔ میں اس موقعہ پر پروفیسر صاحب (پروفیسر ڈیو ۔۔ ۔۔ کالج) سے معافی مانگتا ہوں۔ کہ میں مذاہب کا موازنہ نہیں کر رہا۔ بلکہ تاریخی طور پر پیش کر رہا ہوں۔ کہ اس وقت خدا کے متعلق دنیا میں کیا خیالات رائج تھے۔ یعنی جس طرح کثرت الٰہ کا خیال تھا۔ دو خداؤں کے ہونے کا خیال بھی رائج تھا۔ اسی طرح تین خداؤں کے ہونے کا خیال بھی رائج تھا۔ ولا تقولوا ثلاثۃ۔ انتھوا خیرا لکم۔ انما اللہ الٰہ واحد الخ قرآن نے کثرت تثنیہ اور تثلیث تینوں کی تردید کی اور انما اللہ الٰہ واحد کو پیش کیا۔ یعنی خدا ایک ہی خدا ہے۔ اور وہی معبود ہے۔

غرض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (۱) توحید کو لوگوں کی غلطیوں سے پاک کیا۔ اور (۲) نبیوں کی لائی ہوئی توحید کو ماننے ہوئے جو غلطیاں اس میں مرور زمانہ سے پڑ گئی تھیں۔ ان کو دور کیا اور معرفت کا حقیقی رستہ بتلایا۔

خدا کو پانے کا طریق

اب سوال یہ ہے۔ کہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی جب اُس ذات اقدس و اعلےٰ کا آنکھ احاطہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی حس ہی اُس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ تو ہم کس طرح جانیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور کس طرح اس لذت کو حاصل کریں۔ جو عرفان الٰہی سے ملتی ہے۔ جاننا چاہئے۔ کہ مختلف اشیا مختلف ذرایع سے پہچانی جاتی ہیں۔ اور مختلف اعضاء مختلف ذرایع سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً ناک کی لذت کا ذریعہ قوت شامہ ہے۔ کان کی لذت کا ذریعہ قوت سامعہ ہے۔ آنکھ کی لذت کا ذریعہ قوت باصرہ ہے۔ اور زبان کی لذت کا ذریعہ اور ہے۔ اسی طرح خدا کے پانے اور اس کو پہچاننے کے بھی ذرایع ہیں۔ خدا نے اس کے متعلق دو چیزیں رکھی ہیں:

(۱) ہمارے حواس ذریعہ معرفت ہیں۔ ان کے برے خدا نے ایک چیز رکھی ہے۔ جسے عام نظروں میں عقل کہتے ہیں۔ اور میری نظر میں اسے ایمان کہتے ہیں۔ مظاہر قدرت سے خدا تعالےٰ کو پہچانا جا سکتا ہے۔

بعض گرفتاران محبت کو یہ غلطی لگی۔ کہ وہ اسباب ہیں رب کریم کے اور بڑے بڑے مظاہر قدرت کی پرستش شروع کردی۔ سورج بڑا منظر ہے اس لئے اسکی پرستش کیجاتی۔ بعض آدمیوں کو اور بعض جانوروں کو مظہر جانکر انکی پرستش جاری تھی۔ رسول اکرم صلعم نے مظاہر پرستی کو دور فرمایا۔ اور کہا یہ سب مخلوق اور معرفت کا ذریعہ ہیں۔ اور اس قادر اور مقتدر ہستی کے سامنے جسکے ہاتھ میں انکی فنا و بقا ہے کچھ ہستی نہیں رکھتے۔ حقیقی پرستش کے لائق اسی کی ذات ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقھن الخ

دوسرے لوگوں نے بعض لوگوں کی زندگی میں عمل اور تحامل میں انسانی حیثیت سے بڑھ کر کام ہوتے دیکھا۔ اور انکی وجہ سے انکو غلطی لگی۔ کہ انکا ایک خصوصی نسبت باپ اور بیٹے کی خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے اور اس طرح تین نسبتیں قائم کیں۔

(۱) باپ کی نسبت بیٹے سے۔

(۲) بیٹے کی نسبت باپ سے۔

(۳) بھائی ہونے کی نسبت۔ قرآن نے تینوں سے منع کیا اور فرمایا قل ھو اللّٰہ احد الخ کہ نہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کی نسبت اخوت کی ہے نہ والدیت کی اور نہ ابنیت کی۔ اور اس کا کفو اور ہمسر اور کوئی بھی نہیں ہے۔ میں کسی مذہب کیطرف اشارہ نہیں کرتا۔ بلکہ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان نسبتوں کے خیال جو انسانوں میں رائج ہو گئے تھے قرآن نے خدا تعالےٰ کو ان سے پاک ٹھہرایا۔ اور انسانوں کو ایسے خیالوں سے پاک کرنے کا کام کیا۔ اور بتلایا کہ کسی کو خدا تعالےٰ کا بندہ ہونیکے علاوہ اسکے ساتھ اور کوئی نسبت نہیں جیسا کہ فرماتا ہے ان کل من فی السمٰوٰت والارض الا اٰتی الرحمٰن عبدا۔ ۱۶/۹ یعنی جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ وہ خدا کا بندہ ہی ہے اور اسکی بندگی سے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتا۔

رسول کریم کی صداقت کا ثبوت

رسول اکرم صلعم کی صداقت کا یہ بڑا بھاری ثبوت ہے کہ آپ نے فدائیت کے جذبہ کو قائم کیا۔ اور فدائیت کے جذبے سے صحابہ کو عبدہٗ و رسولہٗ سکھلایا۔ عبودیت کے مقام کو پہلے رکھا اور رسول کے مقام کو پیچھے۔ اور اس سے بتلایا کہ میرا مقام کیا ہے۔ عبد ہو کر رسول ہوں۔ غرض رسول اکرم صلعم نے کبھی اپنے لئے عبد اور رسول ہونے سے تجاوز نہیں کیا۔ بعض مسلمانوں کو فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم سے دھوکا لگا ہے کہ خدا کو باپ کیطرح یاد کرو۔ یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے۔ عرب کے لوگوں کو حج کے موقع پر منیٰ کے مقام پر تین دن رہنا پڑتا تھا۔ اور اُن کا وہاں سوائے آباؤ و اجداد کے ذکر کے اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔ قرآن نے اسکی اصلاح کی ہے کہ باپ بیٹے کے ذکر کی بجائے اب خدا کا ذکر کیا کرو تکبیریں پکارا کرو۔ چنانچہ رسول اکرم صلعم نے انکو اپنے عمل سے سمجھایا۔ حضور تکبیریں کہا کرتے تھے۔ غرض رسول کریم نے ایک غلط رواج کی اصلاح کر دی

شرک کی تردید

رسول اکرم صلعم نے شرک کی برائی ایسے سلجھے ہوئے طریق میں پیش کی۔ کہ شرک کی برائیاں شرک کنندہ کے ذہن میں بھی آجائینگی اور اس کے جذبات کو ٹھیس بھی نہیں لگے گی۔

نبی کریم نے مذہب کو نہیں بلکہ انسان کی حرکت کو بُرا کہا ہے اور انسانی عقل کو اپیل کیا ہے۔ اور مختلف مثالوں سے سمجھایا ہے کیونکہ عقول مختلف ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے مثل الذین اتخذوا من دون اللّٰہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا ط وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت م لو کانوا یعلمون یعنی جو لوگ خدا کے سوائے اور چیزوں کو معبود قرار دیتے ہیں۔ وہ گویا مکڑی کی سی حالت رکھتے ہیں۔ جو اپنی پناہ کے لئے کمزور ترین گھر بناتی ہے۔ گویا خدا کے سوائے باقی سارے سہارے کمزور ہیں۔

جو اللہ کے سوائے کسی اور سے دُعا مانگتے ہیں۔ انکی مثال ایسے شخص سے دی ہے جس کے بہت سے مالک ہوں۔ فرمایا ضرب اللّٰہ مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون و رجلاً سلما لرجل ط ھل یستوین مثلا ط الحمد للّٰہ ج بل اکثرھم لا یعلمون ٥ یعنی ایک شخص ایسا ہے جس کے کئی مالک ہیں اور وہ مالک بھی باہم مخالف۔ اور دوسرا شخص ایسا ہے جس کا صرف ایک ہی آقا ہے۔ تو کیا دونوں کی حالت ایک سی ہو سکتی ہے۔ پہلا شخص ایسے متعدد اور باہم مخالف مالکوں کو کس طرح خوش کر سکتا ہے اور کس طرح اطمینان اور آرام کی زندگی گذار سکتا ہے۔ بہرحال ان دونوں کی حالتوں پر نظر ڈالتے ہوئے آپ فوراً کہینگے کہ ایک ہی مالک والا اچھا ہے۔ یہ رسول اکرم صلعم نے مثال سے سمجھایا ہے کسی مذہب پر کوئی اٹیک (حملہ) نہیں کیا۔ بلکہ عقل کا شیشہ سامنے رکھ دیا ہے۔

بزرگ پرستی

دوسری غلطی یہ تھی۔ اپنے اور اپنے خدا کے درمیان اپنے بزرگوں کو وسیل سمجھا گیا۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللّٰہ زلفی ط یعنی کہتے ہیں ہم اس لئے انکی عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں خدا کے نزدیک۔ حالانکہ رب اور بندوں میں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ دُعا کی قبولیت کے لئے قرآن نے بندہ اور رب کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ اس میں قلب کا خدا سے براہ راست تعلق بنایا ہے۔ جنکو واسطہ بنایا جاتا ہے۔ اُنکو قرآن نے عبادٌ امثالکم فرمایا ہے۔

بگرد کار مرداں کن درستی
تو تا کے گور مرداں در پرستی

حضرت خواجہ نقشبند رح فرماتے ہیں۔ کہ بزرگوں کا جذبہ حاصل کرو جس صورت میں وہ خدا تک پہنچے ہیں۔ وہ صورت پیدا کرو۔ تو نبی کریم نے مذہب پرستی کو دور کیا۔ اور وحدت محصنہ سکھلائی خدا تعالیٰ کی صفات کی عظمت قائم کی۔ وہ ذات نرالی ہے۔

مذہبی انقلاب

مضمون طویل ہے اور رات چلی گئی ہے۔ میں حاضرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ یہ وہ وقت نہیں کہ کسی صحیح تحریک میں روڑا اٹکایا جائے۔ میں الہام سے تو نہیں مگر قیاس پیشگوئی کرتا ہوں کہ دنیا میں ایک مذہبی انقلاب عظیم آنے والا ہے۔ لوگ اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ اگر جماعتوں میں تنظیم نہیں کر سکتے تو خیالات کی تنظیم کر لیں۔ اب اس کے بغیر گذارہ نہیں۔ اس میں ہندو مسلمان عیسائی سکھ جو اس ملک میں رہتے ہیں۔ سب مخاطب ہیں۔ مذہبی انقلاب میں ہم حاکموں کو بھی اتحاد میں لا سکتے ہیں۔ عیسائی۔ ہندو اور مسلمان اس اتحاد سے اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جبکہ یہی اتحاد پیدا ہو جائے گا۔ رسول کریم کے وقت سے عرب میں شرک قائم نہیں ہوا۔ سنہ ۴۱ ہجری سے ۱۳۰۰ سو برس گذر چکے ہیں کہ عرب سے شرک اٹھ چکا۔ رسول کریم کی تعلیم کا اثر عرب میں ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ وہ وسیع طور پر پھیلا۔ حتیٰ کہ جو ریفارمر اس ملک میں اُٹھا اس نے بھی یہی آواز بلند کی۔

میں اس وقت تین مثالیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) باوا نانک رح۔ انہوں نے نبی کریم کی آواز لا الٰہ کو قائم کیا۔

(۲) راجہ رام موہن رائے بنگالی۔ یہ بھی نبی کریم کی آواز کے تابع ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں میں قرآن پڑھتا رہا ہوں۔

(۳) سوامی دیانند۔ وہ بھی اس خیال لا الٰہ کو بدل نہیں سکے۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اپنے زمانہ کی غلطیاں رفع کیں بلکہ اپنے مابعد بھی ایسی غلطیوں کا سدباب کر دیا۔ اللھم صل علی محمد۔

لنڈن مشن کیلئے احمدی خواتین ماریشس کا چندہ

لنڈن مشن کے لئے احمدی خواتین میں تحریک کیگئی تا حال ۱۲-۵۷ روپے چندہ جمع ہوا۔ جو حضرت اقدس کی معرفت ارسال کر دیا ہے۔ اس چندہ کیلئے محترمہ زبیدہ خاتون اہلیہ مکرمی الٰہی بخش صاحب بہنو کی محنت اور کوشش قابل قدر ہے۔ ویسے بھی جماعت ماریشس کے مردوں اور عورتوں کیلئے انکا عملی نمونہ نہایت ہی قابل قدر اور قابل رشک ہے خدا تعالیٰ انکے دین و دنیا میں برکت ڈالے اور جماعت کو ایسے وجود ہمیشہ عطا کرتا رہے۔

خاکسار حافظ جمال احمد

فہرست چندہ لنڈن مشن احمدی مستورات ماریشس

نام	رقم	نام	رقم
والدہ اہلیہ حبیب	پانچ روپے	حلیمہ بنت مولا بخش بہنو	ایک روپیہ
اہلیہ عبدالرحیم یاد علی	"	اہلیہ عبدالواحد	۸ ر
اہلیہ روشن بہنو	تین روپے	اہلیہ عثمان مقصود	۸ ر
اہلیہ یعقوب بہنو	دو روپے	اہلیہ ابراہیم بہنو	۱ ر
اہلیہ زین العابدین	ایک روپیہ	اہلیہ رمضان بخت	۱ ر
اہلیہ عمر بہنو	"	اہلیہ سلیمان علی	۱ ر
اہلیہ الٰہی بخش بہنو	تین روپے	راجعہ بنت احمد حسین	۱ ر
اہلیہ عثمان بہنو	ایک روپیہ	رشید بنت الٰہی بخش بہنو	۲
دختر روشن بہنو	دو روپے	اہلیہ ماسٹر نوریا	پانچ روپے
والدہ اہلیہ عظمت بہنو	ایک روپیہ	رقیہ بنت الٰہی بخش بہنو	۲
اہلیہ یوسف فریڈا	"	اہلیہ مولا بخش بہنو	۱
اہلیہ روشن فریڈا	"	والدہ صاحبہ بنی بھگیلو	ایک روپیہ
اہلیہ مہدی حسین	"	اہلیہ محمد صدر علی	پانچ روپے
اہلیہ حبیب مناف	"	اہلیہ حافظ جمال احمد	[illegible]
اہلیہ ابراہیم اچھا	"	متفرق	[illegible]
اہلیہ داؤد مرحوم	"	جمیلہ بنت حافظ [illegible]	[illegible]

شَاهِدٌ مِّنْهُ

اگر خدا ایک ہے۔ اور یقیناً ایک ہے تو اس کا بنایا ہؤا مذہب بھی ایک ہی ہونا چاہیئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مذاہب بے شمار ہیں۔ اب انسان کرے تو کیا کرے۔ کونسے مذہب کو سچا خدا کی طرف سے آنے والا مذہب یقین کرے۔ انسانی دماغ کے لئے یہ سخت الجھن ہے۔ کیا بغیر غور اور فکر کے ورثہ کے مذہب پر قائم رہے۔ انسان مضطر ہے۔ سرگردان پھرتا ہے کہ سچائی کہیں سے ملے۔ مگر اسکی رہنمائی کے لئے کوئی سامان نہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ پھر آسمانی الہام کی ضرورت ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ مذاہب کے طوفان میں انسانی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کے لئے آسمان سے رسہ پھینکا جائے جسے پکڑ کر جان بچائی جا سکے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ سخت ظلمت کے وقت انسانی آنکھ کو آسمانی سورج کی ضرورت ہے۔ اگر زمانہ گزشتہ میں بوقت ظلمت خدا بندے کی مدد کے لئے آتا اور اپنے الہام و کلام سے اسکی رہنمائی فرماتا تھا۔ تو تعجب ہوگا۔ اگر اب وہ اپنی آواز سے دنیا پر یہ ظاہر نہ کرے کہ اس کا پسندیدہ مذہب کونسا ہے +

سو خدا کی مدد آئی۔ آسمانی سورج طلوع ہوا۔ خدا کا موعود نبی آیا۔ تاکہ وہ پھر صادق مذہب کی صداقت کی شہادت دے۔ خدا کیطرف سے ایک شاہد آیا۔ خدا کی طرف سے ایک گواہی دینے والا آیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس شاہد کی کیا حیثیت ہے۔ اسکی گواہی کیوں قابل قبول ہے۔ ایک ہندو کہتا ہے۔ میں تو حضرت کرشن جی کی گواہی کو تسلیم کر سکتا ہوں۔ ہاں وہ انتظار بھی کرتا ہے کہ پھر کرشن جی آنے ہی والا ہے تا کہ ست دھرم کو دنیا میں پھیلائے ایک بدھ مت والا کہتا ہے۔ اگر حضرت بدھؑ آکر کسی مذہب کو سچا بتائیں تب اور صرف تب ہی کوئی گواہی میرے لئے قابل قبول ہو سکتی ہے اور وہ آنے والے ہیں۔ پارسی لوگ حضرت زرتشت ہی کی گواہی کو سچی گواہی سمجھ کر اس انتظار میں ہیں۔ کہ کب وہ یا ان کا موعود دنیا میں ظاہر ہو کر سچے مذہب کا اعلان کرینگے۔ مسیحی لوگ صرف حضرت مسیح کو ہی سچی گواہی دینے کے قابل سمجھ کر آسمان کیطرف آنکھ لگائے بیٹھے ہیں کہ آج نہیں تو کل مسیح ظاہر ہو کر صداقت کی گواہی دیں گے۔ اور مسلمان حضرت امام مہدی موعود کو اس منصب شہادت عظیمہ کا مستحق سمجھتے ہیں۔ پھر جو شاہد آیا وہ کس حیثیت میں آیا +

سو آنے والا شاہد حضرت کرشنؑ کے نام اور مقام سے آیا۔ اور گواہی دی کہ خدا کی محبت کا مذہب سچا ہے۔ وہ حضرت کرشنؑ کے بتائے ہوئے زمانے میں آیا۔ وہ حضرت کرشنؑ کے فرمودہ نشانوں کے ساتھ آیا۔ وہی نشان جو کہ حضرت کرشنؑ نے انتہائی ظلمت یعنی کل جگ کے زمانے میں اپنے ظاہر ہونیکے متعلق بتائے تھے۔ اگر حضرت کرشنؑ کے بتائے ہوئے نشان سچے تھے تو یقیناً یہ شاہد کرشنؑ ہی ہے اور کرشنؑ آنیوالا آگیا۔ اور اسکی گواہی دید کے ماننے والوں کے لئے کامل حجت ہے۔ پھر حضرت بدھؑ کے بتائے ہوئے نشانوں کا زمانہ بھی دنیا نے دیکھا۔ اور ان کے بتائے ہوئے نشانوں اور علامتوں کے ساتھ آنے والا آگیا۔ گویا کہ وہ شاہد بدھ ہی ہے جس نے دوبارہ آنا تھا۔ اور اسکی گواہی بدھوں کے لئے قابل قبول ہوئی۔ پھر اس شاہد میں وہ علامات بھی جمع ہوئے جو پارسیوں کے لئے حضرت زرتشتؑ نے آخری زمانے کے نبی کے لئے بتائے تھے۔ سو یہ شاہد پارسیوں کے لئے بھی آسمانی شاہد ہؤا۔ پھر وہ تمام ان نشانوں کے ساتھ آیا جو مسیح نے اپنی دوبارہ آمد کیلئے بیان کئے تھے۔ پس وہ آنے والا مسیح بھی ہوا۔ اور مسیحیوں کے لئے اسکی شہادت تسلیم کرنا فرض ہوا۔ پھر وہ مہدی موعودؑ کی عین اسی تصویر اور شکل میں ظاہر ہؤا جس کا نقشہ قبل از وقت مخبر صادق نے کھینچا تھا۔ پس یہ شاہد مہدی موعود بھی ہؤا۔ اور اسکی گواہی مسلمانوں کے لئے بھی حجت بنی +

تعجب نہ کرنا کہ ایک ہی شخص کے متعدد نام کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ذاتی نام گو ایک ہی ہوتا ہے مگر صفاتی نام ایک ہی شخص کے ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ ایک ہی شخص بوجہ صفت شجاعت کے شیر بھی کہلا سکتا ہے۔ بوجہ صفت سخاوت کے حاتم طائی بھی کہلا سکتا ہے بوجہ حسن کے یوسف بھی کہلا سکتا ہے۔ بوجہ مریضوں کو چنگا کرنے کے مسیح الملک بھی کہلا سکتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس پس گو حضرت احمدؑ قادیانی ایک ہی انسان تھے۔ مگر صفاتی رنگ میں وہ کرشنؑ بھی کہلائے اور بدھ بھی خدا نے ان کا نام موعود زرتشت بھی رکھا۔ اور مسیح موعود بھی۔ امام مہدی موعود نام کے بھی وہ مستحق ہوئے

غرض سارے نبی صفاتی رنگ اور بروزی رنگ میں اس آخری زمانے میں ظاہر ہوئے تا کہ ہر نبی اپنی اپنی قوم کے لئے خاتم النبیین کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کی گواہی دے +

شاہد موعود آیا۔ اور اسنے اعلان کیا۔ کہ وہ حضرت محمدؐ خاتم النبیین کے فیوض روحانیہ اور قوت قدسیہ کے طفیل ظاہر ہوا ہے وہ خاتم النبیین کی کامل غلامی اور انکی محبت میں فنا ہونیکی کھڑکی سے ظاہر ہوا ہے اور اس لحاظ سے "شَاهِدٌ مِّنْهُ" کہلایا۔ شاہد موعودؑ حضرت احمدؑ نے اپنے ذاتی اخلاق فاضلہ و شمائل روحانیہ جو کہ آقائے نامدار خاتم النبیین کی ہی تصویر اور عکس تھا۔ کے ذریعے اسلام کی صداقت پر حالی طور پر شہادت دی۔ اور دلائل عقلیہ کاملہ و قاطعہ نیز نشان آسمانیہ و برکات روحانیہ و معجزات الٰہیہ کے تازہ نمونوں کے ذریعے سے عملی اور زبردست شہادت اسبات کی دی۔ کہ قرآن کریم اور اسلام ہی کا مذہب زندہ اور سچا مذہب ہے۔ اور انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے صرف اسلام ہی کی کھڑکی کھلی ہے۔ اسی کھڑکی سے داخل ہو کر انسان خدا کے بتائے ہوئے سچے اطاعت کے طریقوں پر چل کر خدا کو اسی زندگی میں پا سکتا ہے۔

یہ شاہد موعودؑ آیا۔ اور اس نے تمام مذاہب کے سچے ہونے کی بھی عملی گواہی دی۔ کیونکہ اگر اس وقت وہ نہ آتا۔ تو تمام مذاہب جھوٹے ثابت ہوتے۔ کیونکہ سب مذاہب کے بتائے ہوئے نشانات کے پورا ہو جانے کے باوجود ان کا موعود ظاہر نہ ہوتا یہ موعود آیا۔ اور اس نے انسانی فطرت کو اضطراب و سرگردانی سے باہر نکالا۔ بتایا کہ اپنے اپنے زمانہ میں سارے مذہب سچے تھے۔ مگر اب ایک ہی سچا مذہب ہے۔ بیمار کی حالت کی تبدیلی کے ساتھ طبیب آسمانی نے نسخہ بدلا۔ اور وہ کامل نسخہ بھیجا جس کو انتہائے زمانے تک پھر بدلنے کی ضرورت نہ پڑیگی اور جس کو آسمانی رب نے اپنے وعدہ کے ساتھ محفوظ کیا۔ کہ اس کو کوئی بدل نہ سکے۔ شاہد موعود نے بتایا۔ کہ انسانی خیالات کے مذاہب مختلف ہو سکتے ہیں۔ مگر آسمانی مذہب ایک ہی ہے یعنی اسلام جس کے معنی ہیں۔ خدا کی فرمانبرداری کا مذہب اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام۔ اگر خدا نے آدمؑ کے ذریعے سے تم کو آواز دی تھی۔ تو اس کو قبول کرو۔ اور اگر پھر ظلمت کے وقت اس نے نوحؑ کی معرفت تم کو پکارا۔ تو اس کو بھی قبول کرو۔ پھر اسی خدا کی آواز اگر حضرت ابراہیمؑ دنیا میں لائے۔ تو اس کو بھی سنو۔ اور اگر پھر خدا کی آواز حضرت موسیٰ کی معرفت نازل ہوئی تو اس پر بھی لبیک کہو۔ اگر حضرت مسیحؑ نے آسمانی پیغام کی منادی کی۔ تو اس کے آگے بھی سر تسلیم خم کرو۔ اور اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت خدا نے تم کو بلایا ہے۔ تو پھر بھی زانوئے ادب خم کرو۔ غرض یہ کہ خدا کے بندے بنو۔ اس کی تمام آوازوں کو مانو۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ اور اب شاہد موعودؑ کے ذریعے سے خدا کی آواز کو سنو۔ کہ وہی خدا پھر محبت بھری آواز سے بندے کو پکارتا ہے۔ مذہب اسلام کو دنیا بھول چکی تھی اس کی صداقت کی گواہی آسمان سے آئی۔

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاهِدٌ مِّنْهُ۔ (قرآن کریم)

اے لوگو کیا تم اس کی صداقت کا انکار کرتے ہو۔ جو خود اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر قائم ہے۔ یعنی حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک زمانے میں اسی کی قوت قدسیہ و فیض روحانی سے فیض یاب ہو کر ایک انسان ظاہر ہوگا۔ جو اسی کا خادم ہوگا۔ اور اس کی صداقت کی بھی گواہی دے گا۔

چنانچہ یہ برگزیدہ انسان آیا۔ اور نشانات اور دلائل کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر گیا۔ مبارک وہ جنہوں نے اسے قبول کیا۔

(خاکسار بدرالدین احمدی عفی اللہ عنہ ایم بی بی ایس افریقہ)

29

چندہ خاص اور احمدیہ جماعت

یہ امر احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ چندہ خاص متواتر کئی سال سے لیا جارہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کی معمولی رفتار سلسلہ کے ضروری اخراجات پورے نہیں کرسکتی۔ اگر ایسا ہو جائے تو چندہ خاص بالکل اُڑایا جاسکتا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ حالت نہیں ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جون کے وسط میں چندہ خاص کی تحریک فرمائی ہے ؛

ظاہر ہے۔ کہ گذشتہ سال ملک میں قحط رہا ہے۔ اس کا اثر گو زمیندار جماعتوں پر خصوصیت سے زیادہ پڑا ہے۔ لیکن شہری جماعتیں بھی اس سے محفوظ نہیں رہیں۔ بے شک زمیندار جماعتوں کے چندوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے شہری جماعتوں نے حتی الوسع کوشش کی ہے تاہم سلسلہ زیر بار رہا ہے۔ جسے اس سال میں بہر حال خدا کے فضل و کرم سے پورا کرنا ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جماعت اپنا چندہ عام اور چندہ خاص اس سال باشرح اور باقاعدہ ادا کرے۔ اگر اس سال عہد کے ساتھ ہر ایک احمدی جماعت چندہ عام باشرح ادا کرے۔ اور چندہ خاص بھی باشرح دے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ سال میں نہ صرف بوجھ کو اتارا جاسکتا ہے۔ بلکہ آیندہ سال چندہ خاص بھی بند کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ چندہ عام باشرح ادا ہوتا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد ہے :-

ہر جماعت کے کارکن سارا سال اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ ان کی جماعتوں کے چندے باقاعدہ رہیں۔ اور ہر ایک احمدی اپنے حصہ کے چندے کو پورا ادا کرتا رہے۔ اور پھر چندہ خاص بھی ہر احمدی ادا کرے۔ پس ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ حضور کی آواز "من انصاری الی اللہ" پر نحن انصار اللہ کہتے ہوئے لبیک کہے اور دونوں چندوں کو پوری شرح سے ادا کرے۔ چندہ خاص کی تحریک کے وعدے اور رقوم آنا شروع ہو گئی ہیں۔ ذیل میں ان جماعتوں کے افراد کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جنھوں نے چندہ خاص پچیس فی صدی کی شرح سے زیادہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یا چندہ خاص کی کوئی خاص رقم خاص حالات کے ماتحت ادا کی ہے۔ یا پچیس فی صدی کی شرح سے یکمشت ادا فرمادیا ہے۔ یا یکمشت ایک ماہ کے اندر ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یا جنھوں نے یکمشت یا چندہ خاص باشرح باوجود مالی تنگی کے دینے کا وعدہ کیا ہے ؛

سب سے پہلے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال کے واسطے خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے دو ہزار سو روپیہ چندہ خاص ادا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور کا یہ پیغام سری نگر سے بذریعہ تار موصول ہوا ہے۔ تمام احمدی اصحاب کا اولین فرض ہے کہ حضور کی اقتدا میں چندہ خاص باقاعدہ اور باشرح ادا کریں ؛

(۱) مرکزی چندوں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں میں نے بیرون ہند کی جماعتوں کو چندوں کے باقاعدہ ادا کرنے اور سلسلہ کی امداد کرنے کے لئے لکھا تھا۔ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب کاکا ماڑی یوگنڈا نے اس کے جواب میں لکھا :-

آپ کی چٹھی پڑھکر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ عاجز کو قادیان کے کارکنان کی جو حالت بیت المال کے مقروض ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا خوب اندازہ ہے۔ عاجز خود اس کا چشم دید شاہد کئی دفعہ رہ چکا ہے۔ بیرون ہند کی جماعتوں کی مالی حالت بفضل خدا بحیثیت مجموعی بہت اچھی ہے۔ لیکن کسی کا مالی امداد پر آمادہ ہونا اخلاص۔ قربانی اور سلسلہ کی ضروریات کے صحیح علم پر منحصر ہے۔ اگر یوگنڈا کے سب افراد باقاعدہ اور باشرح چندہ عام روانہ کریں۔ تو یقیناً پنجاب کی بڑی سے بڑی جماعت کے برابر رقم ہو سکتی ہے۔ عاجز نے بیت المال کی نازک حالت کو مدنظر رکھ کر اپنی اوسط ماہوار آمد پر دو فی صدی بطور چندہ خاص ارسال کر دیا ہے۔ اگر دیگر احباب جن کو بیرون ہند میں مالی وسعت حاصل ہے۔ اس طرح اپنے طور پر چندہ خاص ارسال کر دیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مالی بوجھ ایک حد تک دور ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ ماہ جولائی میں چندہ خاص کی تحریک حضرت اقدس فرمائینگے۔ اس لئے عاجز نے جلدی حصہ لیا ہے۔ تاکہ بعد میں چندہ خاص کے لئے دوبارہ ثواب کا موقع ملے۔ اللہ تعالیٰ میری قربانی کو قبول فرمائے اور سلسلہ کی مالی خدمات کی بیش از بیش توفیق دے۔ آمین ؛

(۲) رسالدار حاکم علی خان صاحب پنشنر عطیہ دار چک نمبر ۲ ضلع منٹگمری نے مبلغ ۱۹۲ کی رقم چندہ خاص میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے ؛

(۳) مکرم اُمّ ملک مظفر پور نے اپنی بیگم صاحبہ کیطرف سے چندہ خاص میں پچاس کی رقم بذریعہ چک ارسال فرمائی ہے ؛

(۴) جماعت احمدیہ میرٹھ کے سکوٹری مال صوفی محمد افضل الٰہی صاحب لکھتے ہیں۔ فارم چندہ خاص تمام احمدی بھائیوں سے مکمل کرایا جارہا ہے۔ شیخ محمد حسین صاحب بی اے ڈپٹی انسپکٹر اسلامیہ مدارس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے چندہ خاص کی رقم جو ان کی تنخواہ پر بحساب پچیس فی صدی بنتی ہے۔ فوراً ادا کر دی ہے۔ صاحب موصوف اپنا چندہ عام بھی باقاعدہ ادا کرنے والے ہیں ؛

(۵) شیخ پور ضلع گوجرات سے میاں میراں بخش صاحب نے اپنی رقم چندہ خاص پوری بشرح پچیس فیصدی یکمشت ارسال فرمائی ہے ؛

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت

بندہ کے والد مرحوم چوہدری عبد الحکیم خان صاحب انسپکٹر پولیس نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان کا بیعت کرنا بھی معجزہ سے کم نہ تھا۔ میری عمر اسوقت ۸-۹ سال کی ہوگی۔ والد صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ میرے چچا چوہدری مولا داد خان صاحب ان دنوں بہاول نگر پولیس اسٹیشن کے انچارج تھے بھائی کی بیماری کی خبر ہونے پر رخصت لیکر گھر آ گئے۔ تا انہیں اپنے ہمراہ لیجائیں۔ چچا صاحب کی آمد سے پہلے میں نے رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور قادیان دارالامان کے سابقہ احمدیہ بورڈنگ ہوس کو دیکھا اور ڈھاب سے مچھلیاں پکڑ کر بورڈنگ ہوس کے باورچی خانہ میں بھون کر کھائیں۔ اس رؤیا کا ذکر میں نے والد صاحب سے کیا جب چچا صاحب گھر تشریف لائے تو والد صاحب نے میرا خواب سُنایا۔ چچا صاحب نے فرمایا۔ یہ حلیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور یہ نقشہ ہائی سکول کے بورڈنگ کا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے بھائی کو احمدیت قبول کرنے کی تلقین کی۔ بعد میں ہم بہاول نگر چلے آئے۔ اور وہاں چچا صاحب نے سرکاری اور ریاست (بہاول پور) کے ڈاکٹر صاحبان کا علاج شروع کرایا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بھائی کی یہ حالت دیکھ کر چچا صاحب بہت گھبرائے۔ اور والد صاحب کی شفایابی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا مجھے یقین ہے وہ خط اب تک چچا صاحب کے پاس محفوظ ہوگا۔ اللہ اللہ!! حضور نے کیا ہی شفقت بھرا جواب دیا :-

فرمایا :- ہم نے دعا کی ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی یقین جانئے۔ جس روز ہمیں حضور کا شفقت نامہ ملا۔ اسی روز سے والد صاحب کی بیماری دور ہونی شروع ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ ایک ماہ کے اندر وہ بیمار جو بقول اطبا لاعلاج تصور ہو چکا تھا۔ اور جس کی زندگی کی امید اپنے اور بیگانے سب کھو چکے تھے مسیح موعود علیہ السلام کے دعا کی طفیل دوبارہ زندہ ہو گیا۔ یہ وہ واقعہ تھا جس کا اثر والد صاحب مرحوم و مغفور کے دل پر بہت ہوا جب آپ چلنے پھرنے کے لائق ہوئے۔ تو آپ مجھے ہمراہ لیکر سیدھے دارالامان پہنچے یہاں پہنچ کر میں نے اپنی آنکھوں سے اس حبیب خدا کو شناخت کیا۔ اور اس بورڈنگ ہوس اور ڈھاب کو دیکھا۔ جسے چند ماہ قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ والد صاحب کے ایمان میں اور بھی ترقی ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور مجھے حضور کے قدموں میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا اسے یہیں رہنے دو۔ اور سکول میں داخل کر دو۔ میرے گلے میں پرانے خیال کے مطابق چاندی کی چند ہنسلیاں تھیں۔ جو والد صاحب نے حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق بیت المال میں بمد یتامیٰ و مساکین داخل کر دیں۔ اور مجھے ہائی سکول میں جو ان دنوں شہر ہی کے اندر تھا۔ دوسری جماعت میں داخل کر دیا۔ جب والد صاحب قادیان میں رہے۔ میں انکے ہمراہ چھوٹی مسجد میں ہی نماز کے لئے جاتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ امام ہوتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ میں نماز کے وقت خوشی خوشی صف اول میں امام کے پیچھے حضرت مسیح موعود کی آمد کا انتظار کیا کرتا تھا جب حضرت صاحب گھر سے تشریف لاتے۔ اور نماز شروع ہوتی تو میں فوراً بچپن کے خیال میں حضور کے ہمراہ پہلو بہ پہلو کھڑا ہو جاتا۔ چند روز میں ایسا ہی [illegible] کرتا رہا۔ ایک دن ایک صاحب نے جن کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں ایسا کرنے سے روکا۔ دوسرے روز میں پہلی صف میں اگر حضرت صاحب کے پیچھے کھڑا ہوا حضور نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ اسبات کو کئی سال گذر گئے ہیں۔ میں نے دارالامان میں بعد میں اپنا تمام بچپن گذارا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ لیکن وہ نظارہ میری آنکھوں کے روبرو اب تک موجود ہے۔ اس وقت میں بچہ تھا۔ اور مجھے سمجھ نہ تھی کہ حضرت اقدس کی معمولی سی شفقت کیا حقیقت رکھتی ہے۔ لیکن اب میں اور میرے بعد میری نسل کے لوگ اسبات پر فخر کیا کرینگے۔ کہ فلاں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑے ہو کر ایک ہی صف میں نماز ادا کی۔ خاکسار عبد العزیز خان بشیری

وصیتیں

نمبر ۲۰۱۵:- میں غلام فاطمہ زوجہ صوفی غلام محمد قوم جٹ عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

(۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر صد روپیہ زیورات قیمتی ۵۰ روپیہ

العبد:- غلام فاطمہ زوجہ صوفی غلام محمد سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد:- محمد الدین خسر موصیہ حال وارد قادیان

گواہ شد:- غلام محمد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۲۰۱۶:- میں عبد الرحیم ولد فضل محمد احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۲ اپریل ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- عبد الرحیم احمدی دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان

گواہ شد:- عبد اللہ برادر موصی گواہ شد:- فضل محمد والد موصی

نمبر ۲۰۱۷:- میں آمنہ بیگم زوجہ عبد الرحیم قادیان عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد مہر مبلغ ۵۰ روپیہ ہے۔ اور زیورات قیمتی مالیت ۶۵ روپیہ کے ہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- آمنہ بیگم موصیہ گواہ شد:- عبد الرحیم خاوند موصیہ

گواہ شد:- فضل محمد محلہ دار الفضل قادیان

اعلان

ایک شخص نے جس کا نام علی احمد ہے۔ اور بٹالہ کا رہنے والا ہے چندہ بنا کر ہم سے مال طلب کیا مگر دریافت پر معلوم ہوا۔ اس نام کا بٹالہ میں کوئی احمدی نہیں ہے اس شخص کو ہمارا ایجنٹ نہ سمجھا جائے۔

نظام الدین از سیالکوٹ

غور فرماویں!

آپ کے فائدہ کی بات ہے

خونی بواسیر کے وہ احباب جنکے مسے دو ہوں مثل مکڑی کی موہل کے آویزاں ہوں۔ یا وہ احباب جن کی بروقت اجابت آنت باہر نکل آتی ہو۔ اور بعد فراغت اجابت اندر خود بخود نہ جاتی ہو۔ مریض کو اپنے ہاتھ سے اندر کرنی پڑتی ہو۔ یہ دو شکل بواسیر تکلیف دہ ہیں۔ ایسے مریض یہاں تشریف لادیں ہفتہ عشرہ میں بلا تکلیف اور بغیر نکلنے خون سے نکال دیئے جائینگے۔ بعد صحت اُن سے مبلغ ۵۰ روپیہ لئے جائینگے یہاں رہائش کے ایام میں خرچ آپ کا اپنا ہی ہوگا۔

خوشخبری

خنازیر کے مریض جن کی گردن یا بغلوں میں گلٹیاں ہوں یا زخم ہوں۔ پیپ بہتی ہو۔ یہاں تشریف لادیں۔ صرف خوردنی دوائی سے تین ہفتہ میں زخم خشک گلٹیاں غائب ہوجائینگی باقی عمر ہمیشہ کے لئے تازندگی مرض مذکورہ سے نجات ہوگی بعد صحت مبلغ ۵۰ لئے جائینگے۔ خواہ قیمت دوائی خیال فرمادیں یا ۲۰-۲۲ روز ملاحظہ ڈاکٹری کی فیس خیال فرمادیں۔ وہ بھی بعد صحت:- موجد ادویہ:-

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر

انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

ایک دفعہ تین سو روپیہ لگا کر

سو روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجیے

ہمارے آہنی خراس دبیل چکی لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپیہ آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافع یک صد روپیہ رہے گا تفصیل کے لئے ہماری **باتصویر فہرست مفت** طلب فرمائیے۔ ایک آہنی خراس لگا کر آپ اور لگانے کی خواہش کرینگے۔ کیونکہ وہ آپکی آمدنی بڑھانے کا ذریعہ ہونگے علاوہ ازیں ہم سے زراعتی آلات ودیگر ہر قسم کی مشینری مل سکتی ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ پنجاب

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

۱۹۱۱ء میں خلیفۃ المسیح اوّل مولانا مولوی نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے کیونکہ ۱۹۰۷ء سے میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا۔ میاں تیرے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا اسکے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔" میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالےٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے (۶/۸)

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی وپشاوری لنگیاں ہر رنگ وڈیزائن کے بخاری قناویز ہر ایک قسم کے مشہدی وبخاری رومال ہر ایک قسم کے زریلہ وسلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ۔ مال بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی:

المشتہران

میاں محمد۔ غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ سب کو ان کی رفاقت کی ضرورت ہے کیوں؟ اسلئے کہ انہیں کوئی نقص ہو۔ تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے انکے بغیر نہ خوبصورتی قائم۔ نہ انسان چل پھر سکے۔ نہ کوئی اور کام ہو سکے مگر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر معمولی سرمے ڈالکر ان کو خراب کر لیا جائے جبتک تجربہ نہ کریں کوئی سرمہ نہ برتو۔ آپکے تجربہ کیلئے ہم ۱۰۰ ڈبیاں سرمہ اکسیری کی بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت نمونہ طلب کریں۔ نمونہ بیرنگ نہ بھیجا جائیگا۔ قیمت فی تولہ ۱/-

ناصر برادرس محلہ دار الفضل قادیان

با موقعہ اراضی قابل فروخت موجود ہے

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلہ دار البرکات میں ریلوے روڈ کے اوپر اور نیز اندرون محلہ عمدہ عمدہ موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ سڑک والے قطعات کی قیمت ۳۵ فی مرلہ اور پچھلے قطعات کی ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے یہ محلہ سٹیشن کے بالکل سامنے ہے اور موجودہ قطعات سٹیشن سے صرف تین چار منٹ کی مسافت پر واقع ہیں سڑک پر دو کنال سے کم اور اندرون محلہ دس مرلہ سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

اس کے علاوہ ایک قطعہ کم و بیش دو کنال کا پرانے بازار کے منہ پر قادیان کی پرانی آبادی کے غربی جانب قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم اے قادیان

(اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت سردار امیر محمد خان صاحب تمنداد قیصرانی آنریری سب جج درجہ چہارم کوٹ قیصرانی

بمقدمہ ۳۵

آڈو رام ولد چودھری گودھا رام قوم کھتری سکنہ کوٹ قیصرانی

بنام

گنیش داس ولد پوکھر داس قوم کھتری سکنہ میر کھر مال مدرس کروڑ پکا ضلع ملتان مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ یکصد روپیہ اصل معہ سود

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام سمن جاری ہوئے لیکن کیفیت سمنات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ سمنات کی تعمیل نہیں کرنے دیتا ہے۔ اور حاضری عدالت سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً ۲۹ تک حاضر عدالت نہ ہوا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۹ ماہ جون ۱۹۲۶ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط

سردار امیر محمد خان صاحب تمنداد قیصرانی آنریری سب جج درجہ چہارم

اب انگریزی آسان ہوگئی

کیونکہ اگر کوئی انگریزی ذرا نہ جانتا ہو۔ یا قواعد اردو سے بھی بالکل کورا ہو۔ تو وہ بھی جدید انگلش ٹیچر (مصنفہ منشی صدیق الحسن خان سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ) کے ذریعہ چند ہی روز میں گفتگو اور ترجمہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور انگریزی گرامر اور خط و کتابت کے تمام ضروری قاعدے نہایت آسانی سے سیکھ لیتا ہے دیکھئے دنیا کیا کہتی ہے

کپتان پریم سنگھ صاحب سردار بہادر انبالہ۔ درجنوں (انگلش ٹیچروں) کا میں خود مطالعہ کر چکا ہوں لیکن دس کتابیں خریدنے کی بجائے یہ صرف ایک ہی کافی ہے۔

> اگر واقعی استاد کا کام نہ دے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر قیمت واپس منگوا لیں۔

پروفیسر سری رام صاحب شرما ڈی اے وی کالج لاہور۔ قواعد گرامر ایسی اچھی طرح بیان کئے گئے ہیں۔ کہ صاف صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔

ماسٹر طبیع الدین صاحب جمہوری سکول پور دہ کا پنور۔ جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر خدا کا کلام فضلنا بعضکم علی البعض یاد آگیا۔ واقعی یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک کتاب اور جلد ارسال فرمائیے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ قمر برادرز (۳) شملہ

ضرورت ہے

لئے مڈل وانٹرنس پاس کی۔ جو کہ ٹیلیگراف وسٹیشن ماسٹری کا کام سیکھ کر گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنا پسند کریں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیکر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ اسلئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ رشتہ اتحاد کی خاطر اس میں کوآپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپ کے گردو پیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے اور سامان بینڈ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلیٰ ارسال ہوگا۔

پرائس لسٹ منگا لیجئے۔

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان کی خبریں!

لاہور ۸ جولائی سلطان ابن مسعود کے پرائیویٹ سکرٹری کا ایک مکتوب مظہر ہے کہ ہندوستان میں حکومت حجاز کا کوئی نمائندہ نہیں ہے ✦

لاہور ۷ جولائی - ایک مسلمان قیدی جیل کے باغات میں کام کر رہا تھا - کہ بھاگ گیا - اسکی سزا میں صرف دو ماہ باقی تھے جیل کی عمارت کے قریب وہ ہنسلی ملی جو اسکے گلے میں ڈالی ہوئی تھی ✦

الہ آباد ۹ جولائی "پائونیر" کا نامہ نگار رقمطراز ہے - اب کہ حزب العمال برسر اقتدار آگئی ہے - اس بات کی کوشش کی جائیگی - کہ مہاراجہ نابھہ کو بحال کیا جائے - معلوم ہوا ہے کہ مرکزی مجلس وضع قوانین کا ایک رکن انکی صفائی پیش کرنیکے لئے انگلستان بھیجا جائے گا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سابق مہاراجہ کیطرف سے بمبئی کے ایک ممتاز ایڈووکیٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ✦

بمبئی - جولائی - مہاراشٹر کے لیڈروں نے آج فیصلہ کیا کہ مسٹر ویلبھ بھائی پٹیل کے مشورہ سے تمام صوبہ بمبئی کی لیگ اراضی قائم کی جائے جو مالگذاری کے متعلق کسانوں کی شکایات دور کرانے کی کوشش کرے گی - اور باردولی کی طرح سنیہ گرہ کی مخالفت کریگی ✦

۱۰ جولائی آج صبح ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ڈاکٹر ستیہ پال کا مقدمہ پیش ہوا اور دو سال قید سخت اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا بصورت عدم ادائگی جرمانہ چھ ماہ مزید قید ہوگی ✦

پشاور ۹ جولائی مصدقہ خبر موصول ہوئی ہے کہ امان اللہ کابل نے حضرت شریف اور گرویز کی فتح پر تین دن کے لئے کابل میں جشن منانے کا حکم دیا ہے - کابل کے دوکانداروں کو انتباہ کیا گیا ہے - کہ اگر انہوں نے ان دنوں میں کاروبار کیا تو پچاس روپیہ فی کس جرمانہ کیا جائیگا ✦

ہوشیارپور - جولائی - موضع منہوں ضلع ہوشیارپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تین درجن سے زیادہ برہمن زہر دیکر ہلاک کر دیئے گئے - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کی شادی کر دینے کے بعد اکتالیس برہمنوں کی دعوت کی - جس سے تھوڑی دیر بعد ان میں سے چھبیس مر گئے - تین بعد میں جان بحق ہوئے - اور باقیوں کی صحت کے متعلق ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی - دعوت کے ایک دن بعد برات دلہن کے گھر کیطرف روانہ ہوئی جہاں دو براتی اور نذر اجل ہو گئے اس کے بعد براتیوں میں خوف و دہشت پھیل گئی - اور وہ فوراً منتشر ہو گئے موت کی وجہ کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے میں اختلاف ہے بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ خوراک میں زہر ملا ہوا تھا - اور بعض کہتے ہیں کہ ہیضہ پھیل گیا - پولیس اس معاملہ کی تفتیش میں مصروف ہے

منصوری ۹ جولائی - ایک موٹر کمپنی کے دو انگریز کارکنوں نے ایک رکشا قلی پر ظالمانہ حملہ کیا - اس حملہ کے باعث شہر کے تمام رکشا قلیوں نے جنکی تعداد اٹھارہ سو ہے ہڑتال کر دی ہے ✦

مدراس ۸ جولائی - مغربی گھاٹ میں [illegible]

کی اطلاع ملی ہے - کہ چین کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں متواتر طغیانی کی وجہ سے حالت بہت تشویشناک ہو رہی ہے بہت سی کاشت کردہ زمین دریا میں بہ گئی ہے - بہت سے گھر تباہ ہو گئے ہیں اور متعدد گاؤں بہ گئے ہیں - ریلوے اور سڑکوں پر متعدد جگہ سے آمد و رفت منقطع ہو چکی ہے

کلکتہ ۱۰ جولائی - آج بعد دوپہر شمالی کلکتہ میں بنگالیوں اور یورپینوں کے مابین ایک شدید فساد رونما ہوا جس میں لاٹھیوں اور سوڈا واٹر کی بوتلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا جسکی وجہ سے متعدد اشخاص کو ضربات آئیں - پانچ بنگالیوں اور دو یورپینوں کو گرفتار کر لیا گیا جنہیں بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا ✦

لاہور ۱۰ جولائی - مقدمہ سازش لاہور اور قتل سانڈرس کی سماعت آج صبح لاہور سنٹرل جیل کے احاطہ میں شروع ہوگئی پولیس کا زبردست پہرہ تھا - سرکاری وکیل مسٹر نوڈ نے افتتاحی تقریر کی جس میں بتایا کہ اس مقدمہ میں ۳۲ ملزم ہیں - جنہیں سے نو مفرور ہیں اور سات کو وعدہ معافی دیا گیا - اس استغاثہ میں کل ۴۵۱ گواہ پیش ہونگے مقدمہ اگلے روز پر ملتوی ہوا ✦

میاں علم الدین کے مرافعہ کی تاریخ سماعت ۱۵ جولائی ہے - اور اس روز سب سے پہلے میاں علم الدین ہی کا مقدمہ پیش ہوگا نیز مسٹر جناح پیروی مقدمہ کے لئے لاہور تشریف لا رہے ہیں ✦

حکومت نے منظوری دیدی ہے کہ کابل جانے والے مال کے پشاور آنے پر کوئی محصول نہیں لیا جائے گا - اس حکم کی تعمیل تاریخ اجراء سے شروع ہو جائے گی ✦

پشاور ۱۱ جولائی - شنواریوں اور ہمندوں کے درمیان تیس دن کے لئے عارضی صلح ہو گئی ہے ✦

مدراس ۱۰ جولائی - مسٹر ناگن گوڈ ایم - ایل - سی مدراس کونسل میں ایک قرارداد پیش کرنیوالے ہیں جسکی رو سے گورنر بہ اجلاس کونسل سے استدعا کی جائیگی - کہ وہ گورنر جنرل سے اس امر کی سفارش کریں کہ بمبئی اور مدراس کے احاطوں سے ان علاقوں کو الگ کیا جائے جہاں کناری کی زبان بولی جاتی ہے اور کورگ اور دہارکنڈ کو اس میں شامل کر کے کرناٹک کا جدید صوبہ بہت جلد بنایا جائے ✦

لاہور ۱۱ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ ریاست ٹراونکور نے رسالہ کرانتی کا جو جات پات توڑک منڈل لاہور کا آرگن ہے - اپنی حدود میں داخلہ بند کر دیا ہے اس بنا پر کہ یہ رسالہ ہندوؤں میں جات پات کے دستور کا خاتمہ کرنیکا حامی ہے ✦

جام نگر ۱۱ جولائی - جام نگر کے دیوان راؤ ترمبیکی سہائے صاحب نے تجویز کیا ہے کہ ملک معظم جن کی صحت کچھ خراب رہتی ہے انکو ہندوستان کے لوگوں کیطرف سے وائسرائے ہند کے ذریعہ سے دعوت دی جائے - کہ وہ ہندوستان میں تشریف لائیں - اگر وہ کشمیر میں ایک مرتبہ بھی ہو آئیں گے تو انکی صحت بالکل ٹھیک ہو جائے گی ✦

پشاور ۱۱ جولائی - بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ حکومت کابل نے دوبارہ سراج الدین پر قبضہ کر لیا ہے اور بچہ سقہ کی حکومت جاری کر دی گئی ہے وہاں کے لوگوں نے [illegible] حکومت کو تسلیم کرنے اور کسی طرح ہندوستان [illegible]

ممالک غیر کی خبریں!

مارسیلز ۶ جولائی - سابق شاہ امان اللہ خان اور سابق ملکہ ثریا بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے ہیں - سفیر مختار افغانیہ مقیم پیرس اور دیگر افغانوں نے آپ کا استقبال کیا - آپ کا ارادہ ہے کہ چند روز مارسیلز میں قیام کر کے روما چلے جائیں - آپ نے کہا کہ دربار اطالیہ اور سائنیور مسولینی کیطرف سے مجھے دلی خوش آمدید کا پیغام موصول ہو چکا ہے

لنڈن ۳ جولائی - گورنمنٹ ہند نے موجودہ برٹش گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ اگر مقدمات میرٹھ کے دوران میں سوویٹ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات شروع کئے گئے - تو اسے میرٹھ سازش کے مقدمات چلانے میں سخت پریشانی ہوگی - اسلئے مزدور گورنمنٹ کو مشورہ دیا گیا ہے کہ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کا آغاز مقدمات میرٹھ کے قطعی خاتمہ تک جس میں کہ ایک یا دو سال لگیں گے ملتوی کیا جائے ✦

لنڈن ۶ جولائی - مسٹر رمزے میکڈانلڈ نے ایک تقریر میں کہا ہم نے انتخاب کے موقعہ پر جو وعدہ کیا تھا وہ عنقریب ہی پورا ہو جائے گا یعنی دنیا میں امن قائم کرنا - ہم اس وقت تک چین نہ کریں گے جب تک برطانیہ اور امریکہ میں صلح نہ کرا لیں - ہم جاپان - فرانس اٹلی اور دیگر اقوام کو اپنے ساتھ شامل کریں گے ✦

لنڈن ۵ جولائی - مزدور وزارت میں جس مسئلہ پر آجکل بحث ہو رہی ہے - وہ بیکاری کے فنڈ میں ۳۵ لاکھ پونڈ کے اضافہ کا ہے اس فنڈ میں پہلے ہی تین کروڑ سات لاکھ پونڈ جمع ہیں - جب تک بیکاری کا مسئلہ زیر بحث رہے گا - اس وقت تک اس فنڈ سے مفید کام لیا جائے گا ✦

لنڈن ۸ جولائی - بکنگھم محل سے آج صبح ۱۱ بجے ملک معظم کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع جاری کی گئی ہے :-

اگرچہ ملک معظم کی عام صحت اچھی ہے لیکن سینہ کے دائیں حصہ میں جو زخم ہے اسکی حالت تسلی بخش نہیں - ملک معظم کا ایکس رے کے ذریعہ معائنہ کرایا جائے گا - لہذا انھوں نے کچھ عرصہ کے لئے سینڈرنگھم جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے ✦

لنڈن ۹ جولائی - رومانیہ میں مدت مدید سے جو فوجی بغاوت جاری تھی مگر اسے زبردست ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - چنانچہ ایک اطلاع کے مطابق سرکاری افواج نے باغیوں پر چھاپہ مارا اور سینکڑوں فوجی باغیوں کو گرفتار کر لیا جن میں متعدد ممتاز اور سرکردہ افسر بھی شامل ہیں ✦

برطانیہ کی امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ منگل کے روز برطانی آبدوز کشتی نمبر ۴۷ - کارڈ و ار سینٹ جارج میں ایک اور تحت البحر کشتی کے ساتھ تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں اول الذکر غرق ہو گئی - اور ۲۰ ملاحوں میں ۲۳ سمندر کی نذر ہو گئے - دوسری کشتی کا ایک ملاح مفقود الخبر ہے ✦

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)